Al. Fawaid ul Majmuah
Fi
Bayan-i-Ahadis il Mauzuah
by
Ash Sukhani

قال علیہ السلام من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار

ھذا الکتاب المسمیٰ بہ

الفوائد المجموعة

فی بیان

الاحادیث الموضوعة

لمحمد بن علی الشوکانی

مترجم اردو

باہتمام شیخ محی الدین مہتمم مطبع صدیقی لاہور مطبوع گردید

فہرست کتاب مستطاب الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ

نمبر	مطالب کتاب

تمت

قال علیه السلام من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار

هذا الکتاب المسمی به

الفوائد المجموعة

فی بیان

احادیث الموضوعة

لمحمد بن علی الشوکانی

مترجم اردو

سنه ۱۳۰۵ هجری

باهتمام شیخ محی الدین مهتمم مطبع صدیقی لاهور مطبوع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين وبه نستعين
والصلوة والسلام على رسوله الامين
واله الطاهرين وبعد فلما كان تمييز
الموضوع من الحديث على رسول الله
صلى الله عليه واله وسلم من اجل الفنون
واعظم العلوم وانبل الفوائد من جهات
تكثر تعدادها ولم يكن منها الاتنبيه
المقصرين في علم السنة على ما هو مكذوب
على رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
ليجتنبوه ويحذروا من العمل به واعتقاد
ما فيه وارشاد الناس اليه كما وقع كثيرا
للمصنفين في الفقه والمتصدرين للوعظ
والمشتغلين بالعبادة والمتعرضين
للتصنيف في الزهد فيكون لمن بين

سب حمد واسطے اللہ کے جو پالنے والا جہانونکا ہے اور ہم اوسی سے
مدد چاہتے ہین اور رحمت اور سلام اوسکے رسول پر جو امین ہے
اور اوسکی آل پر جو پاک ہے۔ بعد حمد اور صلوۃ کے پس جبکہ تھا
تمیز کرنا اس حدیث کا جو بنائی گئی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم پر بڑے فنون سے اور اعظم علوم سے اور زیادہ فائدون والا کئی
جہات سے جنکی تعداد بہت ہے، اگر نہ ہوتا اس سے (کوئی فائدہ) اسکے
خبردار کرنے اون لوگون کے جو کوتاہ ہین علم سنت مین اوس چیز پر
جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تہمت لگائی گئی ہے
تاکہ اوس سے پرہیز کرین اور اوس چیز پر جو اوسمین ہے
عمل اور اعتقاد کرنے سے ڈرین اور لوگون کو اوسکی طرف
راہنمائی کرنے سے بچین جیسا کہ فقہ کے بہت سے مصنفون
اور وعظ پر کرنے والون (یعنے واعظون) اور عبادت
کے مشغولون اور زہد کی کتابین تصنیف کرنیوالون سے یہ
کام (یعنی لوگونکو اوسکیطرف راہنمائی کرنا) واقع ہوا ہے۔ تو بھی اوس شخص کے

هؤلاء وما هو مكذوب من السنة اجرم من قام ببيان
الذي اوجبه الله مع ما في ذلك من تخليص
عباد الله من معرة العمل بالكذب في اخذه على
يد المتعرضين لما ليس من شانهم من التاليف و
الاستدلال والقيل والقال وقد اكثر العلماء رحم
هم الله من البيان للاحاديث الموضوعة و
هتكوا استار الكذابين ونفوا عن حديث رسول الله
صلى الله تعالى عليه وآله وسلم انتحال المبطلين و
تحريف الغالين وافتراء المفترين وزور المزورين
وهم رحمهم الله تعالى قسمان قسم جعلوا مصنفاتهم
مختصة بالرجال الكذابين والضعفاء وما هو
اعم من ذلك وبينوا في تراجمهم ما رووه من
موضوع وضعيف كمصنف ابن حبان والعقيلي
والازدي في الضعفاء وافراد الدارقطني
وتاريخ الخطيب والحاكم وكامل ابن عدي و
ميزان الذهبي وقسم جعلوا مصنفاتهم
مختصة بالاحاديث الموضوعة كموضوعات
ابن الجوزي والصغاني والجوزقاني والقزويني
ومن ذلك مختصر المجد صاحب القاموس ومقاصد
السخاوي وتمييز الطيب من الخبيث للربيع و
الذيل على موضوعات ابن الجوزي للسيوطي
كذلك كتاب الوجيز له واللآلي المصنوعة
له وتخريج الاحياء للعراقي والتذكرة لابن طاهر
الفتني وها انا بمعونة الله وتيسيره اجمع في
هذا الكتاب جميع ما تضمنته هذه المصنفات

جسنے ان لوگون کو جھوٹی حدیثون سے نکالا کیا ہے اوس شخص کے برابر
اجر ہوتا جو ایسی چیز بیان کرنیکے لئے کھڑا ہوا ہے جسکو اللہ تعالے نے واجب کیا ہے
باوجودیکہ اسمین اللہ تعالے کے بندونکو جھوٹ پر عمل کرنیسے خالص کرنا ہے
اور ان لوگونکے ہاتھہ کو پکڑنا ہے جو پیش ہوتے ہین اوس چیز کے جو
انکو شایان نہین ہے یعنے تصنیف و استدلال و قیل و قال اور تحقیق
بہت کیا ہے عالمون نے (اللہ اونپر رحمت کرے) بیان کرنا احادیث موضوعہ
کا - اور جھوٹونکی پردہ پہاڑی ہے اور آنحضرت کی حدیث سے جھوٹون
کی بناوٹ اور فریبیون کی تحریف اور مفتریون کی افترا اور جھوٹون
کا جھوٹ دور کیا ہے - اور وہ (اللہ اونپر رحمت کرے) دو قسم
ہین ایک قسم وہ ہے جنہون نے اپنی تصنیفات کو جھوٹے مردون اور
ضعیفون سے اور او چیز سے جو اوس سے عام ہے خاص کیا - اور اپنے
ترجمون مین جو اونہون نے موضوع اور ضعیف باتین روایت کین
انہین بیان کیا جیسا کہ ابن حبان اور عقیلی اور ازدی کی کتابین
ضعفا کے بیان مین اور افراد دارقطنی و تاریخ خطیب اور حاکم اور
کامل ابن عدی اور میزان ذہبی کی ہین - اور دوسری قسم
وہ ہے جنہون نے اپنی تصنیفات کو موضوع ہی حدیثون سے خاص کیا
مثل موضوعات ابن جوزی اور صغانی اور جوزقانی اور
قزوینی کے اور اوسی قبیلہ سے ہے قاموس والے کی مختصر اور سخاوی
کی مقاصد اور ربیع کی تمییز الطیب من الخبیث اور سیوطی
کی ذیل جو موضوعات ابن جوزی پر ہے - اور ایسے ہی اوس
کی تصنیف کتاب وجیز اور لآلی مصنوعہ اور عراقی کی تخریج
الاحیاء اور ابن طاہر الفتنی کا تذکرہ - دیکھو اللہ کی
یاری اور آسانی سے مین اس کتاب مین اون تمام
باتون کو جو ان تصنیفون مین احادیث موضوعہ وغیرہ
سے لکھی ہوئی ہین جمع کرتا ہون + + + + +

من الاحادیث الموضوعة وقد اذکر ما لایصح
اطلاق الموضوع علیه بل غایة ما فیه انه ضعیف
بمرة وقد یکون ضعیفا ضعفا خفیفا وقد یکون
اعلی من ذلک والحامل علی ذکر ما کان هکذا
التنبیه علی انه قد عد ذلک بعض المصنفین
موضوعا کابن الجوزی فانه تساهل فی موضوعاته
حتی ذکر فیها ما هو صحیح فضلا عن الحسن فضلا
عن الضعیف وقد تعقبه السیوطی بما فیه
کفایة وقد اشرت الی تعقباته تارة منسوبة
الیه وتارة منسوبة الی کتبه واختصرتها
اختصارا لا یخل بالمراد ورفعت ما یستحق
الدفع منها واهملت ما لا یتعلق به فائدة
وسمیت هذا الکتاب **الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة** فمن کان عنده هذا
الکتاب فقد کان عنده جمیع مصنفات
المصنفین فی الموضوعات مع زیادات وقفت
علیها فی کتب الجرح والتعدیل وفی التراجم رجال
الروایة وتخریجات المخرجین وتصنیفات
المحققین وقد اقتصرت علی قولی حدیث کذا
فیما کان قد رفعه واضعه الی النبی صلی الله علیه و
آله وسلم فان کان الواضع وضعه علی صحابی
او من بعده اقتصرت علی قول لفظ فلان کذا
ثم اذکر من روی ذلک الموضوع من المصنفین فی
الجرح والتعدیل وفی التاریخ فان لم اجده فی کتب

اور تحقیق اوس بات کو ذکر کرونگا جسپر حدیث کا بولنا
درست نہین بلکہ اوس کا غایت یہ ہوگا کہ وہ ایکدفعہ سے ضعیف
اور کبھی تو وہ ایسی ضعیف ہوتی ہے کہ جسمین ضعیف خفیف
ہوتا ہے۔ اور کبھی اوس سے زیادہ ضعیف ہوتا ہے اور اس قسم کے
بات کے ذکر کرنے پر برانگیختہ کرنیوالی بات اس بات کی تنبیہ ہے کہ تحقیق
بعض مصنفون نے جیسے کہ ابن جوزی نے اوسے موضوع شمار کیا ہے کیونکہ
ابن جوزی نے بھی موضوعات مین تساہل کیا ہے حتے کہ اوسمین اس حدیث نے
اوسکو بھی ذکر کر دیا جو صحیح ہو حسن اور ضعیف کا کیا ذکر ہے سیوطی نے
اوس بات کا پیچھا کیا ہے جسمین کچھ کفایت ہو۔ اور تحقیق مینے اونکی
تصنیفات کیطرف کبھی تو اوسکیطرف منسوب کرکے اشارہ کیا ہے اور کبھی
اوسکی کتابون کیطرف۔ اور ان تصنیفات کو مینے اسلیے مختصر کیا ہے
کہ مراد کو روشن کرون اور اوسمین سے جس جسکا نکالدینا مناسب تھا
نکالدیا اور جسکو تعلق سے کچھہ فایدہ نہ تھا اوسے مہمل چھوڑدیا اور اس کتاب کا نام
الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ
رکھا۔ غرض کہ جس شخص کے پاس یہ کتاب ہوگی اوسکے
پاس تمام کتابین جو موضوعات مین تصنیف ہوئی ہین
ہونگی نہ صرف یہی کتابین بلکہ کچھہ اور زیادتیان بھی جنکا پتہ
مجھے جرح وتعدیل کی کتابون اور رجال الروایہ کے تراجم اور مخرجین
کی تخریجات اور محققین کی تصنیفات مین لگا ہے۔ اور جس موضوع
کو کہ واضع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے اوسکو فقط
حدیث پر اکتفا کیا ہے۔ اور اگر واضع نے کسی موضوع کو
صحابی یا تابعی کے ذمہ لگایا ہے تو اوسکو مینے یہ لفظ قول
فلان پر بس کیا ہے۔ اسکے بعد مین اوس ادمی کا ذکر کرونگا
جسنے کہ اون مصنفون سے روایت کی ہے جنہون نے جرح وتعدیل
و تاریخ مین تصنیفات کی ہین۔ پھر اگر متون موضوعہ کی تصنیف

المصنفين فى المتون الموضوعة اقتصرت على
عزوه الى من اورده فى مصنفه وقد قدمت الاحاديث
الموضوعة فى مسائل الفقه مبوبا ذلك على
الابواب ثم ذكرت بعد ذلك سائر الموضوعات
وقد ذكرت فى اخر باب مناقب الخلفاء الاربعة
وسائر الصحابة ومن بعدهم ابحاثا مفيدة
فى ذكر النسخ الموضوعة ومن هو مشهور بالوضع
والاسباب الحاملة على الوضع وكذلك ذكرت
فى اخر باب فضائل القران الاحاديث الموضوعة
فى التفسير فليراجع ذلك من احتاج اليه و
اسأل الله الاعانة على التمام وان يجعله من
الاعمال المبلغة الى دار السلام والموجبة
للفوز بحسن الختام

كتاب الطهارة

حديث لا باس ببول الحمار وكل ما اكل لحمه
رواه الخطيب فى تاريخه عن على مرفوعا وفى
اسناده مجهولان وهو موضوع والمتهم بوضعه
اسحق بن موسى ابن ابان النخعى **حديث**
الدم مقدار الدرهم يغسل وتعاد منه الصلوة
رواه الخطيب من حديث ابى هريرة مرفوعا وهو
موضوع والمتهم به نوح بن ابى مريم قول ابن عمر
ماء البحر لا يجزى من جنابة ولا يتوضأ منه
لان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا حتى عد
سبعة ابحر وسبع نيار قال الجوزقانى باطل تفرد
به محمد بن المهاجر وكان يضع الحديث واستدرك
السيوطى بانه اخرجه ابن ابى شيبة فى مصنفه

کرنیوالون کی کتابون ہین مین ملیگا پاؤنگا تو پہر مین اسکے کہنے
پر بس کرونگا - اور اوس تصنیف کو جسنے کہ اوسکو بیان کیا ہے
ذکر کرونگا - اور احادیث موضوعہ کو مسائل فقہ مین ہمنے باب باب
کر کے سب سے پہلے لکہا ہے پہر اسکے پیچہے ہمنے تمام موضوعات کا بیان کیا
ہے اور خلفاء اربعہ اور سائر صحابہ اور اون لوگون کے جو اونکے پیچہے
پیدا ہوئے مناقب کے پیچہے بحثین ذکر کی ہین جو دربارہ نسخ موضوعات
ازبس مفید ہین اور اون لوگون کا بیان کیا جو وضع کرنیمین
مشہور ہین اور اون سببونکا ذکر کیا جو وضع کرنے پر برانگیختہ کرنے
والے ہین - اور اسیطرح تفسیر مین فضائل قرآن کے باب کے آخر
مین احادیث موضوعہ لکہی ہین جنکو اس تفتیش کی ضرورت ہو
وہ ان احادیث موضوعہ کو وہانپر دیکہی اب خداوند باری سے مانگتا ہون
کہ وہ اسے پورا کرے اور اسے اون کامون مین سے بناوے جو دار اسلام کیطرف پہونچانے
والے ہوتے ہین اور نیک انجام کے ساتہہ باعث فوز ہوتے ہین کتاب
الطہارت - **حدیث** گدہے کے پیشاب سے کوئی خوف نہین
اور جس جس جانور کا گوشت کہایا جاوے اوسکے بول سے کچہہ حرج نہین روایت
کیا اسے خطیب نے اپنی تاریخ مین علی سے مرفوعًا - اور اسکی اسناد مین دو مجہول
ہین اور یہ موضوع ہے اور جسپر وضع کی تہمت لگائی جاتی ہے وہ اسحق بن موسی
بن ابان النخعی ہے **حدیث** درم برابر خون دہو ڈالا جاوے اور اوس سے نماز
دوبارہ پڑہی جاوے روایت کیا ہے اسے خطیب نے حدیث ابی ہریرہ سے مرفوعًا
اور یہ موضوع ہے اور متہم اسکا نوح ابن ابی مریم ہے **قول ابن عمر** کا سمندر کا
پانی جنابت کے لیے کافی نہین ہوتا اور اوس سے وضو نہ کیا جاوے -
کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے یہانتک کہ اونہونے
سات سمندر اور سات نار گنے ہین جوزقانی نے کہا ہے کہ یہ قول باطل ہے
صرف محمد بن مہاجر ہی اس قول سے متفرد ہے اور اوسکا یہ حال تہا
کہ وہ حدیث وضع کیا کرتا تہا اور سیوطی نے استدراک کیا ہے کیونکہ نکالا ہے اسے ابن ابی شیبہ نے

کتاب الطہارۃ

عنه باسناد ليس فيه محمد بن المهاجر واخرجه
ايضا البيهقي باسناد ليس فيه المذكور واخرجه
الديلمي عنه مرفوعا قول ابي هريرة ماءان لا
يجزيان عن غسل الجنابة ماء البحر وماء الحمام
قال الجوزقاني باطل تفرد به محمد بن المهاجر ايضا
وكان يضع الحديث واستدركه السيوطي بانه اخرجه
ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد ليس فيه محمد
ابن المهاجر واخرجه ايضا عبد الرزاق من قول
عبد الله بن عمرو بن العاص **حديث** اذا بلغ
الماء اربعين قلة لم يحمل الخبث رواه ابن عدي
عن جابر مرفوعا وقال لا يصح خلط فيه القسم
من عبد الله العمري واستدركه السيوطي فقال له
طريق اخر عن جابر اخرجها الدارقطني في
سننه **حديث** غسل الاناء وطهارة الفناء يورثان
الغنى رواه الخطيب عن انس مرفوعا وقال لم
اكتبه الا من حديث ابي الحسن الزهري وهو كذاب
وقال الذهبي في الميزان وضعه علي بن محمد
الزهري **حديث** استقبل رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم جبرئيل فناوله يده فابى ان يتناولها
فقال يا جبرئيل ما منعك ان تاخذ بيدي
قال انك اخذت بيد يهودي فكرهت ان تمس
يدي يدا مستها يد كافر فدعا بماء فتوضأ فناوله
يده فاخذها بيده رواه العقيلي عن الزبير مرفوعا
وقال موضوع وفي اسناده عمر بن ابي عمر العبدي
متروك **حديث** من صافح يهوديا او

اوسکی روایت ہے ایسے اسناد کے ساتھہ کہ جسمین محمد بن مہاجر نہین ہے
اور بیہقی نے بھی اوسے ایسے اسناد کے ساتھہ نکالا ہے کہ جسمین شخص مذکور
کا نام نہین ہے اور دیلمی نے اوس سے اوسی قول کو مرفوعاً نکالا ہے **قول**
ابی ہریرہ کا دو پانی ہین جو غسل جنابت کیلیے کافی نہین ایک تو
سمندر کا پانی دوسرا حمام کا پانی جوزقانی نے اس قول کو باطل کیا ہے
محمد بن مہاجر بھی اس قول سے متفرد ہے اوسکا یہ حال تھا کہ وہ حدیثین وضع
کیا کرتا تہا اسے سیوطی نے مستدرک کیا ہے کیونکہ اسے ابن ابی شیبہ نے
اپنی تصنیف مین ایک ایسی اسناد سے نکالا ہے کہ جسمین محمد بن مہاجر نہین ہے
اور عبد الرزاق نے بھی اوسے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے نکالا ہے **حدیث**
جب پانی چالیس قلے ہو تو پلید نہین ہوتا ابن عدی نے اسکو جابر سے
مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا صحیح نہین اسمین قاسم نے عبد اللہ العمری
سے خلط ملط کر دیا۔ اور سیوطی نے اسکو مستدرک کیا ہے اور اوسنے کہا ہے
اسکیلیے اور طریقہ جابر سے ہے جسکو دارقطنی نے اپنی سنن مین نکالا
ہے **حدیث** برتنون کا دہونا اور صحن کا ستہرا رکہنا تونگری پیدا
کرتے ہین اسکو خطیب نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا کہ مینے
اس حدیث کو ابو حسن زہری کے سوا اور کسی سے نہین لکہا اور وہ کذاب ہے
اور ذہبی نے میزان مین کہا کہ علی بن محمد زہری نے اسکو وضع کیا ہے
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل ع کا استقبال
کیا اور اپنا دست مبارک آگے کیا تو جبرئیل ع نے ہاتہہ پکڑنے سے انکار کیا
تو حضرت بولے اے جبرائیل تجھکو کس چیز نے میرا ہاتہہ پکڑنے سے روکا
حضرت جبرائیل نے کہا تو نے یہودی کے ہاتہہ کو پکڑا ہے مجھے برا معلوم
ہوا کہ میرا ہاتہہ ایسے ہاتہہ کو لگے جسنے ایک کافر کے ہاتھ کو چہوا پہر حضرت نے
پانی منگوایا اور وضو کیا پہر اپنا ہاتہہ آگے بڑہایا جبرائیل ع نے دست
مبارک پکڑ لیا اسکو عقیلی نے زبیر سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور موضوع کہا ہے
اور اسکی اسناد مین عمر بن ابی عمر العبدی متروک ہے **حدیث** جو شخص یہودی یا

نضرا انما فليتوضأ وليغسل يده رواه ابن عدي
عن ابن عباس مرفوعا وقال لا يصح وفي اسناده
ابراهيم بن هانی مجهول يحدث بالاباطيل **حديث**
لا تغتسلوا بالماء الذي يسخن في الشمس فانه يعدي
من البرص رواه العقيلي عن انس مرفوعا وقال
ليس في الماء المشمس شيء يصح مسنده انما يروى فيه
شيء من قول عمر بن الخطاب وفي اسناده سوادة و
هو مجهول **حديث** اسخنت لرسول الله
صلی الله تعالی علیه وآله وسلم ماء في الشمس فقال
لا تفعلي يا حميرا فانه يورث البرص رواه
ابو نعيم في الطب عن عائشة مرفوعا وقال في
اسناده خالد بن اسمعيل لا يحتج به وقال الدارقطني
متروك ورواه الدارقطني من طريق اخرى فيه
الهيثم بن عدي كذاب واخرجه ابن حبان من طريق
فيها وهب بن وهب وهو كذاب وله طرق لا تخلو
من كذاب ومجهول **حديث** انما حرمت دخول
الحمام بغير ميزر رواه ابن الجوزي عن انس مرفوعا
وقال موضوع فيه جماعة مجهولون **حديث**
المضمضة والاستنشاق ثلاثا فريضة للجنب رواه
ابن عدي عن ابي هريرة مرفوعا قال ابن حبان
والدارقطني وضعه بركة بن محمد الحلبي **حديث**
قلنا لرسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم تمس
القرآن علی غير وضوء قال نعم الا ان يكون على
الجنابة قلنا يا رسول الله فقوله كتاب مكنون لا
يمسه الا المطهرون قال يعني مكنون من الشرك

نضرتی سے مصافحہ کرے تو چاہیے کہ وضو کرے اور اپنا ہاتھ دھووے ابن
عدی نے اسکو مرفوعًا روایت کرکے کہا صحیح نہیں اور اسکی اسناد مین
ابراہیم بن ہانی مجہول باطل حدیثین بیان کیا کرتا تھا **حدیث**
جو پانی سورج کی گرمی سے گرم ہو اوس سے وضو نہ کرو کیونکہ وہ برص
پیدا کرتا ہے اسکو عقیلی نے مرفوعًا روایت کرکے کہا سورج سے گرم
ہونے پانی کے بارے مین کوئی حدیث صحیح وارد نہیں ہوئی صرف
عمر کے قول سے روایت کی گئی ہے اور اسمین سوادہ (راوی) ہے اور وہ
مجہول ہے **حدیث** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
سورج مین پانی گرم کیا۔ پھر آپنے فرمایا اے حمیرا یہ کام نہ کرو کیونکہ یہ
برص پیدا کرتا ہے اسکو ابو نعیم نے طب مین عائشہ رضی سے مرفوعًا
روایت کیا ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین خالد بن اسمٰعیل
لائق صحت کے نہیں۔ اور دارقطنی نے اسکو متروک کیا ہے اور
اسکو دارقطنی نے اور طریقہ سے روایت کیا ہے جس مین ہیثم
بن عدی کذاب ہے اور ابن حبان وہب بن وہب کے طریق
سے لایا ہے اور وہ کذاب ہے (غرض) اسکے بہت طرق ہین کذاب
یا مجہول سے خالی نہین ہین **حدیث** یعنی حمام مین بغیر تہبند کے داخل
ہونا حرام کیا ہے اسکو ابن جوزی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے
اور کہا موضوع ہے اسمین بہت آدمی مجہول ہین **حدیث**
کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا جنبی کے لیے فرض ہے۔ یہ ابن
عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا ابن حبان اور
دارقطنی نے اسکو برکہ بن محمد حلبی نے بنایا ہے **حدیث**
ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا قرآن کو بغیر وضو کے مس
کرین فرمایا ہان مگر جب جنابت ہو پھر کہا ہمنے یا رسول اللہ اس
قول کے (کیا معنے ہین) (کتاب ہے چھپائی گئی نہین مس
کرتے اسکو مگر پاک) فرمایا چھپائی گئی ہے شرک سے

ومن الشيطان لا يمسه الا المطهرون يعني لا
يمس ثوابه الا المؤمنون رواه الجوزقاني عن معاذ
مرفوعا وقال موضوع باطل لا اصل له **حديث**
انه جاء ابو بكر الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم وكان رسول
صلى الله عليه وآله وسلم مع عائشة نائمين ففتح ابو بكر
الباب بيده ودخل الحجرة وكان النبي صلى الله عليه و
آله وسلم ملتقا بساق عائشة ففتحت عائشة عينها
فوجدت اباها قائما فقالت يا ابت ما ورائك و
بكت ووقع دمعها على وجه رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم فانتبه النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فقال ما ابكاك فقام ابو بكر وقال النبي صلى الله تعالى
عليه وآله وسلم مالي اراك هكذا فقال يا رسول الله
اشرقت الشمس وفاتت وقت الصلوة فقام النبي صلى
الله تعالى عليه وآله وسلم من منامه وهم ان يغتسل
ويتوضا للصلوة فجاء جبريل فقال لا تغتسل وتيمم
وصل فانه جائز رواه الجوزقاني عن معاذ مرفوعا
وقال موضوع لا اصل له وقد صنف ابن منده
جزأ في رد هذا الحديث وكيفية وضعه **حديث**
من اغتسل من الجنابة حلالا اعطاه الله مائة
قصر من درة بيضاء وكتب الله له بكل قطرة ثواب الف
شهيد رواه ابن الجوزي عن انس مرفوعا وقال
وضعه دينار **حديث** من غسل ميتا فستر
عليه وادى الامانة غفر الله له اربعين كبيرة ومن
كسا ميتا كساه الله من سندس الجنة واستبرقها
ومن حفر لميت قبرا كان كمن اسكن بيتا الى ان يبعث

اور شیطان سے نہیں مس کرتے اسکو مگر پاک یعنی نہیں مس کرتا اسکے
ثواب کو مگر مومن اسکو جوزقانی نے معاذ سے مرفوعًا ذکر کیا ہے اور کہا
موضوع ہے باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** ابو بکر نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی کے
ساتھ سوئی ہوئی تھے ابو بکر نے اپنے ہاتھ سے دروازہ کھولا اور حجرہ
مین داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی عائشہ کی
پنڈلی سے ملی ہوئی تھی عائشہ نے آنکھیں کھولکر اپنے باپ کو کھڑا
ہوا پایا۔ اور کہا اے میرے باپ کیا تیرے پیچھے ہے اور رو پڑی اوسکی
آنسو رسول اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر گری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جاگ پڑے تو فرمایا کس چیز نے تجھے رلایا ہے تو ابو بکر کھڑے ہوئے اور
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے کہ مین تجھے اسطرح دیکھتا ہون
کہا اوسنے یا رسول اللہ سورج نکل آیا اور نماز کا وقت فوت ہو گیا
پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نیند سے کھڑے ہوئے اور قصد کیا کہ غسل کرین
اور نماز کیلیے وضو کرین (اتنے مین) جبرائیل ع آکر کہنے لگا غسل
نہ کرو تیمم کرکے نماز پڑھو کیلیے کہ یہ جائز ہے ۔ یہ جوزقانی نے معاذ
سے مرفوعًا روایت کی ہے اور کہا موضوع ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور
ابن منده نے اسکی رد مین اور کیفیت وضع مین ایک رسالہ
تصنیف کیا ہے **حدیث** جو شخص حلال جنابت سے غسل کرے
اوسکو اللہ تعالے ایک محل موتی سفید کا دیتا ہے اور ہر قطرہ کے بدلے
ثواب ہزار شہید کا لکھتا ہے یہ ابن جوزی نے انس سے مرفوع روایت
کی ہے اور کہا اسکو دینار نے بنایا ہے **حدیث**
جو شخص میت کو غسل دے اور اوسپر پردہ کرے اور امانت ادا
کرے اللہ تعالے اوسکے چالیس گناہ کبیرے بخشدیتا ہے اور جو شخص
میت کو کپڑا پہناے اوسکو اللہ تعالے جنت سے سندس اور استبرق پہناتا ہے
اور جو شخص میت کیلیے قبر کھودے وہ اوس شخص کی مثل ہے جسنے کسی کو گھر مین بسایا

الله من في القبور رواه الدارقطني عن ابي هريرة مرفوعا
وقال تفرد به يوسف بن عطية وليس بشئ قال ابن
حبان يقلب الاخبار ويلون المتون الموضوعة
بالاسانيد الصحيحة واستدرك السيوطي بانه قد
اخرجه البيهقي من غير طريقه وكذا اخرج اوله
ابن ماجة من طريق اخرى **حديث** تمكث
احداكن شطر دهرها لا تصلي قال السخاوي
في المقاصد لا اصل له بهذا اللفظ وقال النووي
باطل لا اصل له **حديث** ذكوة الارض يبسها
وفي لفظ جفوف الارض طهورها قال في تذكرة
الموضوعات لابن طاهر الفتني لا اصل له في
المرفوع **حديث** لا ينجس الارض من بول
الا بعد اربعين يوما قال السيوطي في الذيل فيه
داود الوضاع **حديث** السواك يزيد الرجل
فصاحة قال الصغاني وضعه ظاهر **حديث**
حبذا المتخللون من امتي قال الصغاني ايضا
موضوع وكذا قال في حديث تخليل الاصابع في
الوضوء وتخليلها بعد الطعام **حديث**
صلوة بسواك خير من سبعين صلوة بغير
سواك قال ابن معين باطل وقال البيهقي له
طرق وشواهد متعاضدة **حديث** خللوا
اصابعكم لا تخللها النار يوم القيامة قال ابن
طاهر روي عن ابي هريرة بسند واه وعن عائشة
بسند ضعيف **حديث** كان النبي صلى
الله تعالى عليه وآله وسلم يستاك عرضا ويشرب

قبروں سے اوٹھنے تک۔ دار قطنی نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت
کی ہے اور کہا اوس سے یوسف بن عطیہ متفرد ہوا ہے اور وہ کچھ شی نہیں
کہا ابن حبان نے وہ خبروں کو قلب کرتا تھا اور متون موضوعہ کو اسانید
صحیحہ سے رنگتا تھا۔ سیوطی نے اسکا اس طرح تدارک کیا ہے کہ
اسکو بیہقی غیر اس طریق سے لایا ہے۔ اور ایسا ہی اول خبر
کو ابن ماجہ نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے **حدیث**
بند رہتی ہے ہر ایک تم سے نصف زمانہ تک کہ نماز نہیں پڑھتی
کہا سخاوی نے مقاصد میں ان الفاظ سے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا
نووی نے باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** پاکی زمین کی
خشک ہونا اوسکا ہے اور ایک روایت میں ہے خشک ہونا
زمین کا پاکی اوسکی ہے ابن طاہر الفتنی نے تذکرۃ الموضوعات میں
کہا ہے کہ اسکا مرفوعاً کچھ اصل نہیں **حدیث** پیشاب سے زمین پلید
نہیں ہوتی مگر چالیس دن کے بعد کہا سیوطی نے ذیل میں اسمیں داود
وضاع ہے **حدیث** مسواک مرد کیلئے فصاحت زیادہ
کرتی ہے کہا صغانی نے موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے **حدیث**
خلال کرنیوالے میری امت سے بہت اچھے ہیں کہا صغانی نے
یہ بھی موضوع ہے ایسا ہی اوس نے حدیث کے حق میں کہا ہے
خلال کرنا انگلیوں کا وضو میں اور خلال کرنا اونکا بعد طعام کے **حدیث**
ایک نماز مسواک سے بہتر ہے ستر نمازوں سے جو بغیر مسواک کے پڑہی گئی
ہوں۔ کہا ابن معین نے یہ باطل ہے اور کہا بیہقی نے اسکے لئے اور
طرق اور شواہد ہیں جو ایک دوسرے کو قوی کرتے ہیں **حدیث**
اپنی انگلیوں کا خلال کرو اونکو قیامت کے دن آگ نہ پہونچیگی کہا
ابن طاہر نے ابی ہریرہ سے ساتھہ سند واہی کے اور عائشہ سے ساتھہ سند
ضعیف کے مروی ہے **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک
کرتے تھے دانتوں کی چوڑان میں۔ اور گھونٹ گھونٹ پانی پیتے تھے

مصا قال الفیروز آبادی فی المختصر ضعیف *
حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور
قال العراقی فی تخریج الاحیا لم اقف علیه حدیث
من توضأ علی طهر کتب الله له عشر حسنات
ضعف الترمذی اسناده حدیث بنی
الدین علی النظافة رواه فی الاحیاء وقال العراقی
فی تخریجه لم اجده حدیث الوضوء من جر احب
الیك ام من هذه المطاهر التی یتطهر منها
الناس فقال بل من هذه المطاهر التماسا لبرکة
ایدی المسلمین ذکره الفیروز آبادی فی المختصر *
حدیث مسح الرقبة امان من الغل قال النووی موضوع
وقد تکلم علیه ابن حجر فی التلخیص بما یفید انه بین
موضوع حدیث من قدم لاخیه ابریقا یتوضأ
منه فکانما قدم جوادا واکرموا طهورکم قال ابن
تیمیة موضوع حدیث من سمی فی الوضوء
لم یزل ملکان یکتبان له حسنات حتی یحدث من ذلك
الوضوء قال ابن طاهر فیه ابن علوان المشهور
بالوضع حدیث یا ابا هریرة اذا توضأت فقل بسم
الله والحمد لله فان حفظتك تکتب لك الحسنات
حتی تحدث قال فی تذکرة ابن طاهر منکر حدیث
انس ادن منی اعلمك مقادیر الوضوء فدنوت
منه فلما ان غسل یدیه قال بسم الله والحمد لله
ولا حول ولا قوة الا بالله فلما استنجی قال اللهم
حصن فرجی ویسر لی امری فلما تمضمض و
استنشق قال اللهم لقنی حجتی ولا تحرمنی رائحة

کہا فیروز آبادی نے مختصر مین ضعیف ہے حدیث
وضو کرنا وضو پر نور علی نور ہے۔ کہا عراقی نے تخریج الاحیا
مین مین اس پر واقف نہین ہوا حدیث
جو شخص پاکی پر وضو کرے اللہ تعالے اسکے لئے دس نیکیان
لکھتا ہے ترمذی نے اسکی سند کو ضعیف کیا ہے حدیث
دین کی پاکی پر بنا ہے احیا مین مروی ہے اور کہا عراقی نے
اسکی تخریج مین مینے اسکو نہین پایا حدیث وضو تمہین کیا ہے
آپکو پسند ہی یا ان کوزون سے جنسے آدمی پاکی حاصل کرتی ہین فرمایا
بلکہ ان کوزون سے تاکہ برکت مسلمانون کے ہاتہون کی مجہے حاصل ہو
اسکو فیروز آبادی نے مختصر مین ذکر کیا ہے حدیث
گردن کا مسح طوق سے امان ہے کہا نووی نے موضوع ہے
اور ابن حجر نے تلخیص مین اسپر کلام کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے
کہ یہ موضوع نہین ہے حدیث جو شخص اپنے بہائی کیلئے لوٹا
وضو کرنیکے لئے آگے کرے گویا اوس نے گہوڑا آگے کیا اور اپنی وضو
کی عزت کرو کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے حدیث جو شخص وضو
مین بسم اللہ پڑہے ہمیشہ اوسکیلئے دو فرشتے نیکیان لکہتے رہتے ہین
تاکہ اوسکا وضو ٹوٹے کہا ابن طاہر نے اسکا راوی ابن علوان ہے
جو مشہور وضاع ہے حدیث اے ابا ہریرہ جب تو وضو کرے تو کہہ شروع
کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے اور سب حمد واسطے اللہ کے ہی اسلئے کہ تیرے نگہبان تیری
نیکیان لکہتے رہینگے تاکہ تیرا وضو ٹوٹے کہا ابن طاہر نے تذکرہ مین منکر ہے
حدیث اے انس میرے قریب ہو تا تجہے مقادیر وضو کی سکہلاؤن مین قریب
ہوا جب آنحضرت نے ہاتہہ دہوئے کہا شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے
اور سب حمد اللہ کے واسطے ہے اور نہین پہیر گناہ سے اور نہین قوت
طرف نیکی کی مگر ساتہہ مدد اللہ تعالے کے پہر جب استنجا کیا کہا یا اللہ
فرج کو نگاہ رکہہ اور میرے کام آسان کر پہر جب کرلی کی اور ناک مین

[illegible]

الجنة فلما ان غسل وجهه قال بيض وجهي يوم
تبيض الوجوه فلما ان غسل ذراعيه قال اللهم اعطني
كتابي بيميني فلما مسح يده على راسه قال اللهم
تغشنا برحمتك وجنبنا عذابك فلما غسل قدميه
قال اللهم ثبت قدمي يوم تزول الاقدام في اسناده
عبادة بن صهيب قال البخاري والنسائي متروك
وفيه ايضا احمد بن هاشم اتهمه الدارقطني و
قال النووي هذا الحديث باطل لا اصل له وتابعه ابن
حجر وروي نحوه من حديث علي وفي اسناده خارجة
بن مصعب تركه الجمهور وكذبه ابن معين **حديث**
الوضوء عمد والغسل صالح وسياتي اقوام من بعدي
يستقلون ذلك اولئك خلاف اهل سنتي و
الاخذ بسنتي معي في حضيرة القدس قال ابن
طاهر الفتني في التذكرة فيه مجروح ولا يخفاك انه
لا تلازم بين مجرد الجرح والوضع وان كان في
لفظه ما يخالف الكلام النبوي عقل من له ممارسة
حديث لا توضؤا في الكنيف فان وضوء
المؤمن يوزن مع حسنته قال في التذكرة وضعه يحيى
بن عنبسة **حديث** كان صلى الله تعالى عليه
واله وسلم اذا استاك قال اللهم اجعل سواكي
رضاك عني واجعله طهورا وتمحيصا وبيض وجهي
كما تبيض به اسناني قال في التذكرة فيه متهم بالوضع
حديث الوضوء من البول مرة ومن الغائط مرتين
ومن الجنابة ثلاثا قال في التذكرة فيه منكر **حديث**
ان شيطانا بين السماء والارض معه ثمانية

پہر جب منہ کو دہویا کہا سفید کر میرے منہ کو جسدن منہ سفید کیے جاوینگے
پہر جب کلائی کو دہویا کہا یا اللہ مجہکو میری کتاب اپنی ہاتہہ میں دے
پہر جب سر پر ہاتہہ سے مسح کیا کہا یا اللہ مجہکو اپنی رحمت مین ڈہانک لے
اور اپنا عذاب مجہہ سے دور رکہہ - پہر جب پاؤن دہوئے کہا یا اللہ
میرے قدم ثابت رکہہ جسدن قدم پہسلینگے اسکی سند مین عبادہ
بن صہیب ہے - کہا بخاری اور نسائی نے متروک ہے اور اسی
مین بہی احمد بن ہاشم ہے دارقطنی نے اسکو متہم کیا ہے اور کہا
نووی نے یہ حدیث باطل ہے اسکا کچہہ اصل نہین - اور ابن حجر
اسی کا تابع ہوا ہے اور اوسکی مثل علی سے روایت کی ہے اور
اسکی سند مین خارجہ بن مصعب ہے اسکو جمہور نے ترک کیا ہے اور ابن معین نے
اسکو کاذب بنایا ہے **حدیث** وضو ایک سہم ہے اور غسل صالح ہے
اور میرے بعد کئی قومین آئینگی جو اوسمین غلو کرینگے وہ لوگ خلاف
اہل سنت کے ہین اور پکڑنیوالا میری سنت کو حضیرۃ القدس مین میرے
ساتہہ ہوگا - کہا ابن طاہر فتنی نے تذکرہ مین اسمین مجروح ہے اور تجہہ پر
پوشیدہ نہین کہ مجروح اور جرح مین تلازم نہین ہے اور اگر اوسکے
الفاظ مین ایسی شے ہو جو مخالف کلام نبوی کے ہو تو سمجہہ لینے کا جسکو
کچہہ ممارست ہوگی **حدیث** پائخانہ مین وضو نہ کرو اسلیے کہ وضو
مومن کا نیکیون کے ساتہہ تولا جائیگا کہا تذکرہ مین اسکو یحیی بن عنبسہ نے
بنایا ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسواک
کرتے تہے کہتے تہے یا اللہ میری مسواک کو میری طرف سے اپنی رضا کا
سبب بنا اور اسکو پاکی اور خالص کرنا اور سفید ہو جاوے میرا منہ جیسے میرے دانت
سفید ہو جاتے ہین کہا تذکرہ مین اسمین ایک شخص ہے جسکو وضع
کی تہمت ہے **حدیث** وضو پیشاب سے ایک مرتبہ اور پائخانہ سے دو
مرتبہ اور جنابت سے تین مرتبہ ہے کہا تذکرہ مین اسمین منکر ہے **حدیث**
شیطان آسمان اور زمین کے بیچ مین ہے اوسکے ساتہہ آٹہہ قسم کا

امثال ولد آدم من الجن ولد خليفة يقال له
خنزب الخ قال ابن الجوزي موضوع حديث
اغتسلوا يوم الجمعة ولو كاسًا بدينار فيه وهب
بن وهب البختري وضاع حديث
من اغتسل يوم الجمعة بنية وحسبة من غير
جنابة تنظيفا للجمعة كتب له بكل شعرة يبلها
من رأسه ولحيته وسائر جسده في الدنيا نورا
وساق حديثا طويلا هو موضوع والمتهم به
عمر بن صبيح

كتاب الصلوة

حديث من نور بالفجر نور الله له في قلبه وقبره و
قبلت صلوته رواه الدارقطني عن انس مرفوعا
وقال تفرد به سليمان بن عمرو بن داود النخعي
كذاب حديث اذا كان الفيء ذراعا او
نصفا الى ذراعين فصلوا الظهر رواه ابن عدي
عن انس مرفوعا في اسناده الاصرم بن حوشب
وضاع حديث ان لله ملكا يسمى سمخائيل
نعم اخذ البراءات للمصلين من الله عز وجل
عن كل صلوة فاذا اصبح المؤمنون قاموا
فتوضؤا للصلوة الفجر وصلوا اخذ لهم براءة
اولى مكتوب فيها عبيدي وامائي في جواري
جعلتكم في ذمتي وحفظي ثم ذكر لكل صلوة
براءة وساقه مطولا هو حديث موضوع وفي اسناده
متهمون حديث من جمع بين صلوتين من غير
عذر فقد اتى بابا من ابواب الكبائر في اسناده
حنش ابن قيس كذبه احمد وقد اخرجه

كتاب الصلوة

لشکر آدم کی اولاد سے ہے اور اوسکا ایک خلیفہ ہے اوسکو
خنزب بولتے ہین الخ کہا ابن جوزی نے موضوع ہے حدیث
غسل کرو دن جمعہ کے اگرچہ ایک پیالہ ایک دینار سے ملے اسمین وہب
بن وہب بختری وضاع ہے حدیث جو شخص جمعہ کے دن نیت
اور ثواب سے سوای جنابت کے جمعہ کی پاکی کیلئے غسل کرے اسکیلیے
ہر بال کے بدلے (جنکو سر اور ڈاڑہی اور تمام بدن سے اوسنے تر کیا ہے)
دنیا مین نور لکہا جاتا ہے اور اس سے بہت لنبی حدیث بیان
کی ہے اور موضوع ہے اور متہم اس سے عمرو بن صبیح ہے۔

کتاب الصلوۃ کتاب نماز کے بیان مین

حدیث جو شخص فجر کو روشن کرے اللہ تعالی اوسکے دل اور اوسکی
قبر مین روشنی کرتا ہے اور اوسکی نماز قبول ہوتی ہے یہ دارقطنی نے انس سے
مرفوع روایت کی ہے اور کہا سلیمان بن عمرو بن داود نخعی کذاب
اس سے متفرد ہے حدیث جب سایہ ڈیڑہ گز سے دو گز تک ہو ظہر کی
نماز پڑہو۔ یہ ابن عدی نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اسکی
سند مین اصرم بن حوشب وضاع ہے حدیث
اللہ تعالی کا ایک فرشتہ ہے نام اوسکا سمخائیل ہے نمازیون
کیلئے اللہ تعالی سے ہر نماز سے برات پکڑتا ہے جب مومن
صبح کرتے ہین کہڑے ہوتے ہین اور نماز فجر کے لئے وضو کرکے
نماز پڑہتے ہین اونکے لئے پہلے برات پکڑتا ہے اوسمین یہ لکہا
ہوا ہوتا ہے کہ میرے بندے اور میری لونڈیان میری پناہ مین ہین
مینے تمکو اپنے ذمہ اور نگاہ مین کیا ہے پہر اوسنے ہر نماز کیلئے
برات ذکر کی اور بہت لمبی حدیث بیان کی یہ حدیث موضوع
ہے اسکی سند مین (کچہہ لوگ) متہم ہین حدیث جو شخص اپنی
نمازون کو بلا عذر جمع کرے تحقیق ایک دروازہ مین گناہ کبیرہ کے دروازون
مین داخل ہوا اسکی سند مین حنش بن قیس ہے احمد نے اسکو کاذب کہا ہے

الترمذی وقال حسین ضعفہ احمد والعمل علیہ
حدیث اذا رقد المرء قبل ان یصلی العتمة
وقف علیہ ملکان یوقظانہ یقولان الصلوة ثم
یولیان عنہ ویقولان رقد الخاسر رواہ الخطیب عن
ابی ھریرة مرفوعا وھو موضوع حدیث
قال رجل یا رسول اللہ انی ترکت الصلوة قال
فاقض ما ترکت قال کیف اقضی قال کل صلوة
صلوة مثلها قال قبل او بعد قال لا قبل وھو موضوع
والمتہم بہ سلمة بن عبد اللہ الزاھد حدیث
کان للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مؤذن یطرب
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاذان سمح سهل
فان کان اذانک سمحا سهلا والا فلا تؤذن
رواہ ابن حبان عن ابن عباس مرفوعا وقال لا
اصل لہ واسحق بن ابی یحیی الکعبی لا تحل الروایة
عنہ قال السیوطی رجع ابن حبان وذکرہ فی الثقات و
الحدیث اخرجہ الدارقطنی فی سننہ حدیث
لا یؤذن لکم من یدغم الهاء رواہ الدارقطنی عن
ابی ھریرة مرفوعا وقال المتہم بہ علی بن حمید الرقی
کان یضع علی الثقات حدیث المؤذنین و
الملبین یخرجون من قبورھم یؤذن المؤذن و
یلبی الملبی ویغفر للمؤذن مد صوتہ ویشهد لہ کل
شیء سمع صوتہ من حجر وشجر ومدر ورطب و
یابس ویکتب لہ بعدد کل انسان یصلی معہ فی ذلک
المسجد بمثل حسناتهم ولا ینقص من اجورھم شیء
وھو حدیث طویل ذکر فیہ ترغیبات ساقہ ابن شاهین

اور ترمذی اسکو لا کر کہتا ہی کہ کہا حسین نے احمد نے اسکو ضعیف کیا ہی اور
عمل اسی پر ہے حدیث جب کوئی آدمی عشا کی نماز پڑہنے سے پہلے
سو جاتا ہے اوسپر دو فرشتہ کہڑے ہو کر اسکو جگاتے ہین اور کہتے ہین نماز
(پڑہ) پہر اوس سے پیٹھ پہیر کر کہتے ہین یہ زیانکار سو گیا ہے یہ خطیب نے
ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور موضوع ہے حدیث
کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ مینے نماز کو ترک کیا ہی فرمایا قضا
کر جو تو نے ترک کیا ہی کہا اوسنے مین کسطرح قضا کرون فرمایا ہر نماز
کے ساتہہ اوسکی ایک مثل اوسکی (قضا کر) کہا اوسنے پہلے یا پیچہے فرمایا
نہ پہلے نہ پیچہے یہ موضوع ہی اور متہم اس سے سلمہ بن عبد اللہ الزاہد ہی حدیث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک موذن تہا وہ اپنا آواز خوش بناتا تہا
اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان دلیری اور نرم ہو تو کہہ
ورنہ اذان نہ دے یہ ابن حبان نے ابن عباس سے مرفوع روایت کری ہے
اور کہا اسکا کچہہ اصل نہین اور اسحق بن ابی یحیے الکعبی سے روایت جائز نہین
کہا سیوطی نے ابن حبان نے رجوع کیا ہے اور اسکو ثقون مین
ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو دارقطنی نے سنن مین لایا ہے
حدیث جو شخص ہا کو ادغام کرے وہ اذان نہ دے یعنی ہا اللہ
اکبر مین ادغام کرے یہ دارقطنی نے ابی ہریرہ سے مرفوع
روایت ذکر کی ہے اور کہا متہم اس سے علی بن حمید الرقی ہی وہ ثقون
پر حدیثین بنایا کرتا تہا حدیث اذان کہنے والے اور تلبیہ کہنے والے
اپنی قبرون سے نکلیں گے اذان دینے والے اذان دینگے اور تلبیہ کرنیوالے تلبیہ پکارینگے
اور موذن کے لئے اوسکی آواز کی (درازی تک ہر شئے اوسکیلیے) بخشش
مانگتی ہے اور جو شئے اوسکا آواز سنے گی اوسکیلیے گواہی دیگی پتہر اور درخت اور
تری خشکی سے اور جو شخص اس مسجد مین اسکے ساتہہ نماز پڑہے اوسکیلیے نیکیان
اونکی برابر لکہی جاتی ہین اور ہر ایک کا اجر سے کچہہ شئی ناقص نہ کی جائیگی
یہ حدیث لمبی ہے اوسنے اسمین بہت ترغیبات ذکر کی ہین ابن شاہین نے

بطوله وهو موضوع في اسناده سلام الطويل
وعباد بن كثير يرويان الاكاذيب حديث
اذا كان يوم القيمة جيء بكراسي من ذهب مكللة
بالدر والياقوت مفروشة بالسندس والاستبرق
ثم تضرب عليها قباب من نور ثم ينادي
اين المؤذنون الخ رواه الخطيب عن ابي سعيد
مرفوعا وقال غريب جدا تفرد به اسمعيل بن
يحيى وهو ضعيف سيئ الحال جدا حديث
يجيء بلال يوم القيمة على راحلة رحلها ذهب
وزمامها در وياقوت يتبعه المؤذنون حتى
يدخلهم الجنة حتى انه ليدخل من اذن
اربعين يوما يطلب بذلك وجه الله رواه
الدارقطني عن ابن عمر مرفوعا وقال تفرد به
خالد بن اسمعيل قال ابن عدي كان يضع على
الثقات حديث اذا قال المؤذن الله اكبر
الله اكبر غلقت ابواب النيران واذا قال اشهد
ان لا اله الا الله فتحت ابواب الجنان الخ رواه
الحاكم عن ابن عباس مرفوعا وقال ان القسم بن
محمد بن عبد الله الفرغاني كان يضع الحديث
وضعا خبيثا حديث ما من مدينة
يكثر اذانها الا قل بردها رواه الازدي عن
علي مرفوعا وقال موضوع والمتهم به عمرو بن
جميع حديث من افرد الاقامة فليس منا
رواه الجوزقاني عن ابن عباس مرفوعا وهو
موضوع ورجاله بين مجهول ومجروح حديث

تمام ذکر کی ہے اور موضوع ہے اسکی سند مین سلام طویل اور عباد
بن کثیر ہین جو کاذب حدیثین روایت کرتے ہین حدیث جب
قیامت کا دن ہوگا سونے کی کرسیان موتی اور یاقوت سے جڑاو لائی
جائینگی اور سندس اور استبرق سے فرش کئے جائینگے پھر اوپر اونکے
نور سے کہرے کئے جائینگے پھر آوازہ کیا جائیگا موذن کہان ہین الخ
اسکو خطیب نے ابی سعید سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور کہا بہت غریب ہے
اس سے اسمعیل بن یحیے متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہی اسکا
بہت برا حال ہے حدیث قیامت کے دن بلال ایک سواری
پر لایا جائیگا پاؤن اوسکے سونے سے اور باگ اوسکی موتی اور یاقوت
سے ہوگی اور باقی موذن اوسکے پیچھے ہونگے تاکہ اونکو جنت مین
داخل کریگا اور انکے ساتھ وہ بھی داخل ہوگا جسنے (صرف) چالیس
دن تک اذان اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے دی ہوگی اسکو دار قطنی
نے ابن عمر سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور کہا خالد بن اسمعیل اس سے
متفرد ہوا ہے کہا ابن عدی نے یہ ثقون پر حدیثین بنایا کرتا تھا
حدیث جب موذن کہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے تو
دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہین اور جب کہتا ہے مین گواہی
دیتا ہون کہ نہین کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ تو دروازے جنت کے
کہولے جاتے ہین الخ یہ حاکم نے ابن عباس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے
اور کہا قاسم بن محمد بن عبد اللہ فرغانی نے یہ بہت بری حدیثین بنایا
کرتا تھا حدیث جس شہر کی اذان بہت ہو اوسکی سردی کم
ہو جاتی ہے یہ ازدی نے علی سے مرفوع روایت ذکر کی ہے
اور کہا موضوع ہے اور متہم اس سے عمرو بن جمیع ہے
حدیث جو شخص تکبیر کا ایک ایک کلمہ کہے وہ ہم سے
نہین یہ جوزقانی نے ابن عباس سے مرفوع روایت ذکر
کی ہے اور موضوع ہے اور راوی اسکے مجہول اور مجروح ہین حدیث

اذن بلال لرسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
مثنی مثنی واقام مثل ذلك قال ابن حبان باطل
وزیاد بن عبد الله البکائی فاحش الخطأ وقال
السیوطی هو ثقة روی له الشیخان لکن عد هذا
الحدیث من مناکیره وقد اخرجه الطبرانی
فی الاوسط من طریق غیره حدیث بین کل
اذانین صلوة الا المغرب رواه البزار عن بریدة
مرفوعا وقال تفرد به حبان بن عبد الله و
هو بصری مشهور لیس به باس وقال ابن الجوزی
کذبه الفلاس وقال السیوطی الذی کذبه الفلاس
رجل اخر وهذا قال ابو حاتم صدوق وذکره
ابن حبان فی الثقات ولکنه لم یتابع علی الزیادة
المذکورة وقد صح عنه صلی الله تعالی علیه و
آله وسلم انه قال بین اذانی المغرب صلوة ثم
قال فی الثالثة لمن شاء حدیث ان بلالا
قال اذنت لیلة باردة شدیدة البرد فلم یات
احد ثم اذنت ثانیة فلم یات احد ثم اذنت
ثالثة فلم یات احد فقال رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم ما لهم یا بلال قلت کبدهم
البرد فقال اللهم اکسر عنهم البرد رواه العقیلی
عن جابر مرفوعا وقال لیس له اصل وفی اسناده
ایوب بن سیار کذاب حدیث مسح
العینین بباطن اعلی السبابتین عند قول
المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله الخ رواه
الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی بکر رضی الله

بلال نے آنحضرت کی روبرو اذان دو دو کلمے کہی ہے اور تکبیر مثل
اوسکی کہا ابن حبان نے باطل ہے اور زیاد بن عبد اللہ بکائی فاش
الخطا ہے کہا سیوطی نے یہ ثقہ ہے شیخان نے اس سے روایت کی
ہے لیکن یہ حدیث اوسکی مناکیر سے شمار کی گئی ہے اور اس حدیث
کو طبرانی اوسط میں غیر اس طریق سے لایا ہے حدیث
ہر دو اذان میں نماز ہے مگر مغرب یہ بزار نے بریدہ سے مرفوع روایت
کی ہے اور کہا حبان بن عبد اللہ اس سے متفرد ہوا ہے اور وہ
بصری مشہور ہے اسکا کچھ خوف نہیں اور کہا ابن جوزی نے
اسکی فلاس نے تکذیب کی ہے اور کہا سیوطی نے جسکی فلاس نے
تکذیب کی ہے وہ اور آدمی ہے اور کہا ابو حاتم نے یہ
صادق ہے اور ابن حبان نے اسکو ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن
اسکا زیادتی مذکورہ پر کوئی تابع نہیں ہوا اور آنحضرت سے
صحیح ہو چکا ہے کہ ہر دو اذان مغرب میں نماز ہی پہر فرمایا آن
حضرت نے تیسری مرتبہ جو شخص چاہے پڑہے حدیث
کہا بلال نے مینے ایک رات بہت سردی میں اذان دی
کوئی نہ آیا پہر دوسری مرتبہ اذان دی پہر کوئی نہ آیا پہر
تیسری مرتبہ اذان کی پہر کوئی نہ آیا پہر فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اونکو ای بلال مینے کہا اونکو سردی
نے روک رکہا ہے پہر فرمایا آنحضرت نے ای اللہ اونسے سردی
توڑ دی یہ عقیلی نے جابر سے مرفوع روایت ذکر کی ہے
اور کہا اسکا کچھ اصل نہیں اور اسکی سند میں ایوب بن
سیار کذاب ہے حدیث آنکھوں کا مسح کرنا ساتھ باطن
دونو سبابہ کے اعلی سے وقت اس قول مؤذن کے
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کا ہے الخ یہ
دیلمی نے مسند فردوس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے

تعالى عنه مرفوعا قال ابن طاهر في التذكرة
لا يصح حديث من قال حين يسمع اشهد ان
محمدا رسول الله مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن
عبد الله ثم يقبل ابهاميه ويجعلهما على عينيه
لم يعم ولم يرمد ابدا قال في التذكرة لا يصح حديث
اجعل بين اذانك واقامتك قدر ما يفرغ الاكل
من اكله الخ رواه في المصابيح وضعفه وقال
القزويني هو موضوع وصدره ليس بموضوع
حديث لو كان اهل السماء من الملائكة
نزولا الى الارض لما سبقهم الى الاذان احد ولغلبوا
الناس عليه الخ في اسناده كذابان اسحق بن وهب
وعمرو بن صبيح حديث من سمع المنادي
بالصلوة فقال مرحبا بالقائلين عدلا مرحبا
بالصلوة واهلا كتب الله له الفي الف حسنة
الخ قال في التذكرة موضوع حديث اظهروا
الاذان في بيوتكم ومروا نساءكم فانه مطردة
للشيطان ونماء في الرزق في اسناده كذاب
حديث اذا اخذ المؤذن في اذانه وضع
الرب يده فوق راسه الخ في اسناده عمرو بن صبيح
وضاع حديث من اذن سنة من نية صادقة
يحشر يوم القيمة فيوقف على باب الجنة فيقال
له اشفع لمن شئت في اسناده وضاع قول انس في
حكاية قصة رحيل بلال ثم رجوعه الى المدينة
بعد رؤيته صلى الله تعالى عليه وآله وسلم في
المنام واذانه بها وارتجاج المدينة لا اصل له

مرفوع روایت ذکر کی ہے کہا ابن طاہر نے تذکرہ مین یہہ
صحیح نہین ہے حدیث جس نے کہا وقت سننے اس قول کے مین
گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کا ہے مبارک ہو میری دوستی
کو اور آنکھونکی سردی کو یعنی محمد بن عبد اللہ کو پہر اپنے دونو
پورون کو بوسہ دیکر اپنی آنکھونپر رکھے تو اندھا نہین ہوتا
اور ہمیشہ آنکہین اوسکی بیمار نہین ہوتین کہا تذکرہ مین صحیح نہین
حدیث اپنی اذان اور تکبیر مین اسقدر فاصلہ کر کہ کہانیوالا کہانے
سے فارغ ہو جائے الخ یہ مصابیح مین ہے اور اوسنے اسکو ضعیف کہا ہے
اور کہا قزوینی نے موضوع ہے اور ابتدا اسکا موضوع نہین حدیث
اگر فرشتے آسمان سے زمین کیطرف نازل ہوتے تو کوئی اونسے اذان
کی طرف سبقت نہ لے جاتا اور آدمیونپر غلبہ پاتے الخ اسکی سند مین دو
کاذب ہین ایک اسحق بن وہب دوسرا عمرو بن صبیح حدیث جس نے
نماز کیلئے آوازہ سنا پس کہا فراخی ہو کہنے والون عادلون کو اور
فراخی ہو نماز کو اور مبارک ہے اللہ تعالی اوسکے لئے بیس لاکھ نیکی لکھتا
ہے الخ کہا تذکرہ مین موضوع ہے حدیث اپنے گہرونمین اذان
ظاہر کیا کرو اور اپنی عورتون کو امر کرو اسلئے کہ اذان شیطان
کو دور کرتی ہے اور رزق مین زیادتی اسکی سند مین کذاب ہے
حدیث جب مؤذن اذان مین شروع ہوتا ہے اللہ تعالے
اوسکے سر پر اپنا ہاتھہ رکھتا ہے الخ اسکی سند مین عمرو بن صبیح
وضاع ہے حدیث جو شخص گہر مین صدق سے ایک سال اذان دے
قیامت کے دن اٹھا کر جنت کے دروازے پر کہڑا کیا جائیگا پہر اوسکو
کہا جائیگا شفاعت کر جسکی تو چاہے اسکی سند مین وضاع ہے
قول انس کا بلال کے کوچ کرنیکا قصہ پہر رجوع کرنا اوسکا مدینہ کیطرف
بعد دیکھنے اوسکے آنحضرت کو خواب مین اور مدینہ مین اذان
دینی اور مدینہ کا کانپنا اس کا کچہہ اصل نہین *

حدیث لا صلوة لجار المسجد الا فی المسجد
رواه ابن حبان عن عائشة رضی الله تعالی عنها
مرفوعا وقال العمرو بن راشد لا یحل ذکره الا بالقدح
قال السیوطی قد وثقه العجلی وغیره وروی له
الترمذی وابن ماجة وله طرق اخری عن جابر
وابی هریرة رض وعلی رض وقد رواه الدارقطنی
فی سننه عن جابر قال البیهقی فی المعرفة اسناده
ضعیف و رواه عبد الرزاق فی المصنف من
قول علی و قال الصغانی موضوع وقال الفیروزآبادی
فی المختصر ضعیف و قال السخاوی فی المقاصد
اسانیده ضعیفة ولیس له اسناد یثبت وقد
صح من قول علی رض حدیث ان النبی صلی الله
تعالی علیه وآله وسلم کان یصلی فی الموضع الذی
یبول فیه الحسن والحسین فقالت له عائشة
الا تتخذ لک موضعا من الحجرة انظف من هذا
فقال یا حمیرا اما علمت ان العبد اذا سجد لله
سجدة طهر الله موضع سجوده الی سبع ارضین رواه
ابن عدی عن عائشة مرفوعا وقد تفرد به
بزیع بن الخلیل وهو متروک وقال ابن حبان
یاتی عن الثقات باشیاء موضوعات کانه المتعمد لها
وقد اخرجه الطبرانی من طریق اخری وضعفها
حدیث تذهب الارضون کلها یوم القیمة
الا المساجد فانه ینضم بعضها الی بعض رواه ابن
عدی عن ابن عباس مرفوعا وفی اسناده اصرم بن
حوشب کذاب حدیث اذا اقیمت الصلوة

حدیث مسجد کے ہمسائے کی نماز نہیں ہوتی مگر مسجد میں یہ
ابن حبان نے عائشہ رض سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور کہا عمرو
بن راشد کا ذکر حلال نہیں مگر ساتھ جرح کے کہا سیوطی نے
عجلی وغیرہ نے اسکی توثیق کی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
اس سے روایت کی ہے اور اسکیلئے اور طرق جابر اور ابوہریرہ اور
علی رض سے ہیں اور اسکو دارقطنی نے سنن میں جابر سے روایت
کیا ہے کہا بیہقی نے معرفت میں سند اسکی ضعیف ہے اور عبد الرزاق
نے قول علی سے مصنف میں بیان کیا ہے اور کہا صغانی نے
موضوع ہے اور کہا فیروزآبادی نے مختصر میں ضعیف ہے اور کہا
سخاوی نے مقاصد میں اسکے اسانید ضعیفہ ہیں اور کوئی
سند اسکی صحیح نہیں اور قول علی کا صحیح ہے حدیث
نبی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم اُس جگہہ نماز پڑھتے
تھے جس جگہہ امام حسن اور حسین پیشاب کرتے تھے۔ کہا
عائشہ رض نے آپ اپنے لئے حجرہ سے کیون کوئی جگہہ خاص
نہیں کرتے جو بول سے پاک ہی فرمایا اے حمیرا تو نہیں جانتی
کہ جب بندہ اللہ تعالے کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالے
اسکے سجود کی جگہہ کو سات زمینون تک پاک کرتا ہے یہ ابن عدی
نے عائشہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے اور بزیع بن الخلیل اس
سے متفرد ہوا ہے اور وہ متروک ہے کہا ابن حبان نے ثقہ لوگون
سے ایسی چیزین لاتا ہے جو موضوع ہین گویا خود انکو جانتا ہے
اور طبرانی نے اسکو اور طریق سے لایا ہے اور اسکو ضعیف کہا ہے
حدیث قیامت کے دن تمام زمینین جاتی رہین گی مگر
مسجدین یہ ایک دوسری سے ملجائینگی یہ ابن عدی نے
ابن عباس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اسکی سند میں
اصرم بن حوشب کذاب ہے حدیث جب نماز کھڑی ہو

فانتعلوا رواه ابن عدی عن معاذ مرفوعا
وفی اسناده محمد بن الحجاج اللخمی وهو المتهم بوضعه
حدیث خذوا زینة الصلوة قالوا وما زینة
الصلوة قال البسوا نعالکم وصلوا فیها رواه ابن
عدی عن ابی هریرة مرفوعا وفی اسناده محمد بن
الفضل الکذاب وقد رواه ابو الشیخ من طریق
اخری ورواه العقیلی من طریق عباد بن جویریة
وهو کذاب ورواه الخطیب وابن مردویه من غیر
طریق هذین الکذابین وقد ثبت فی الاحادیث
الصحیحة الثابتة عن اکثر من ثلاثین صحابیا
فی الصلوة فی النعال ما لا یحتاج معه الی حدیث
الکذابین منها صلوا فی نعالکم وخالفوا الیهود
اخرجه ابو داؤد والحاکم وصححه **حدیث**
من تکلم فی المسجد بکلام الدنیا احبط الله عمله
قال الصغانی موضوع **حدیث** الحدیث فی المسجد
یاکل الحسنات کما یاکل البهیمة الحشیش قال الفیروزابادی
لم یوجد **حدیث** ان المسجد لینزوی من النخامة قال
فی تذکرة الموضوعات لم یوجد **حدیث** ما من لیلة
الا ینادی مناد یا اهل القبور من تغبطون فیقولون
اهل المساجد الخ قال فی التذکرة لم یوجد **حدیث**
اذا زخرفتم مساجدکم وحلیتم مصاحفکم فالدمار
علیکم لا یصح رفعه **حدیث** لما اراد النبی صلی الله
تعالی علیه وآله وسلم ان یبنی مسجد المدینة اتاه جبریل
علیه السلام فقال ابنه سبعة اذرع طولا فی السماء
لا مزخرفة ولا منقشة قال الفیروزابادی فی المختصر

تو جوتیاں اوتارو یہ ابن عدی نے معاذ سے مرفوع روایت ذکر
کی ہے اسکی سند مین محمد بن الحجاج اللخمی ہے اوسکو وضع کی
تہمت لگائی گئی ہے **حدیث** پکڑو زینت نماز کی کہا لوگون نے
زینت نماز کی کیا ہے فرمایا پہنو اپنی جوتیون کو اور انمین نماز
پڑھو یہ ابن عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اسکی
سند مین محمد بن فضل کذاب ہے اور ابو الشیخ نے اسکو دوسرے طریق
سے روایت کیا ہے اور عقیلی نے طریق عباد بن جویریہ سے روایت
کیا ہے اور وہ کذاب ہے اور خطیب اور ابن مردویہ نے غیر طریق ان کاذبون
سے روایت کیا ہے اور تیس صحابیون سے ایسی احادیث صحیحہ جوتیون
سے نماز پڑھنے مین ثابت ہو چکی ہین جو انکی تقویت کیلیے کذابون
کی حدیث کی حاجت نہین ہی بعض اونسے یہ ہی نماز پڑھو اپنی
جوتیون مین اور یہود کی مخالفت کرو اسکو ابو داؤد اور حاکم نے
ذکر کیا ہے اور اوسنے اسکی تصحیح کی ہے **حدیث** جو شخص مسجد
مین دنیا کی کلام کرے اللہ تعالی اوسکے عمل نابود کر دیتا ہے کہا
صغانی نے موضوع ہے **حدیث** مسجد مین بات کرنی نیکیون
کو کہاتی ہے جیسے کہ چارپایہ گہاس کو کہاتا ہے کہا فیروزابادی
نے نہین پائی گئی **حدیث** تحقیق مسجد تہوک سی سمٹ جاتی
ہے کہا تذکرہ موضوعات مین نہین پائی گئی **حدیث** ہر رات
مین آوازہ کرنیوالا آوازہ کرتا ہے ای قبرون والو تم کس کا حسد کرتی
ہو کہتے ہین مسجد والون کا الخ کہا تذکرہ مین نہین پائی گئی **حدیث**
جب تم مسجدون کو مزخرف کرو اور اپنی قرآنون کو زیور پہناؤ پس تم
ہلاکت ہو جائیگی اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین **حدیث** جب آن
حضرت نے مدینہ کی مسجد بنوانے کا ارادہ کیا اونکے پاس جبریل ع
آیا اور کہا بناؤ سات گز طول جگہہ آسمان مین ہے جو مزخرف و
منقش نہین ہوئی کہا فیروزابادی نے مختصر مین

متن

لم يوجد حديث جنبوا مساجدكم صبيانكم
قال السخاوي في المقاصد ضعيف ولكن له شاهد باسانيد
لا تخلوا عن ضعف حديث ان من سخط الله على العباد
ان يسلط عليهم صبيانهم في مساجدهم فيهنوهم
فلا ينهتون فيه متروك حديث من اسرج
في مسجد لم تزل الملئكة وحملة العرش يستغفرون
له مادام في ذلك المسجد ضوء من ذلك السراج
قال في المقاصد سنده ضعيف حديث
من علق في مسجد قنديلا صلى عليه سبعون الف
ملك حتى يطفأ ذلك القنديل ومن بسط فيه
حصيرا صلى عليه سبعون الف ملك حتى ينقطع
ذلك الحصير في اسناده عمرو بن صبيح كذاب
حديث من توضأ فاسبغ الوضوء ثم خرج من بيته
يريد المسجد فقال بسم الله الذي خلقني فهو
يهدين الا اعطاه الله كل ما في الاية في اسناده
سلم بن مسلم وليس بشيء حديث اذا هم العبد
ان يبزق في المسجد اضطربت اركانه وانزوى
كما تنزوي الجلدة في النار فان هو ابتلعها
خرج الله منه اثنين وسبعين داء وكتب له بها
الفي الف حسنة تعاهدوا هذه المساجد
بالتجصيص والقناديل والسرج والريح الطيبة
والتوسع على اهليكم بالطعام والادام والكسوة
في رمضان في اسناده الحسين بن علوان
وضاع حديث من كسح بيتا من بيوت
الله فكانما حج اربعمائة حجة واعتق اربعمائة

ترجمہ

نہین پائی گئی حدیث اپنی مسجدون سے اپنے لڑکون کو علیحدہ
رکہو۔ کہا سخاوی نے مقاصد مین ضعیف ہی لیکن اسکیلیے
شاہد ہین سندین انکی ضعف سی خالی نہین حدیث تحقیق
اللہ تعالی کے غصے سے ہی یہ بات کہ غالب کرے بندونپر انکے لڑکون کو
اونکی مسجدونمین سو انکو منع کرین وہ منع کئے نہ رہین اس مین
(راوی) متروک ہی حدیث جو شخص مسجد مین چراغ جلائی ہمیشہ
فرشتے اور عرش کے اٹہانیوالے اوسکیلیے بخشش مانگتے رہتے ہین جبتک اوس
مسجد مین اوس چراغ کی روشنی رہے کہا مقاصد مین سند اسکی ضعیف ہے
حدیث جو شخص مسجد مین قندیل لٹکائے اوس قندیل کے گل ہونے
تک اوسپر ستر ہزار فرشتے رحمت بہیجتے رہتے ہین اور جو شخص اوسمین
چٹائی بچہائی اوس چٹائی کے ٹوٹنے تک اوسپر ستر ہزار فرشتے
رحمت بہیجتے رہتے ہین اسکی سند مین عمرو بن صبیح کذاب ہے
حدیث جو شخص کامل وضو کرکے مسجد کی ارادہ پر گہر سے نکلے اور
کہے شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے جسنے مجہے پیدا کیا ہی اور مجہی ہدایت
کرتا ہے اللہ تعالے اسکو ہر شے جو آیت مین ہے دیتا ہے اسکی اسناد
مین سلم بن مسلم ہے اور کچہہ شی نہین حدیث جب کوئی بندہ
مسجد مین تہوکنے کا قصد کرتا ہے تو اوسکے ارکان مضطرب ہوجاتے
ہین اور سمٹ جاتے ہین جیسے چمڑا آگ مین سمٹ جاتا ہی اگر اوسکو
نگلے۔ اللہ تعالی اوس سے بہتر بیماریان دور کردیتا ہی اور اوسکیلئے بیس لاکہ
ہزار نیکیان لکہتا ہے اون مسجدونکی گچ اور قندیل اور چراغ اور
خوشبو پاک سے حفاظت کرو اور اپنے اہل پر طعام اور سالن اور
لباس سے رمضان مین فراخی کرو۔ اسکی سند مین حسین
بن علوان وضاع ہے حدیث جو شخص کسی گہر کو اللہ تعالے
کے گہرون سے جہاڑو کرے گویا اوسنے چار سو حج کئے
اور چار سو غلام آزاد کئے ++++++++++

نسمة وصام اربعمائة يوم وغزى اربعمائة غزوة
في اسناده ابو سلمة يروي عن الثقات ما ليس في
حديثهم وامارات الوضع لائحة عليه حديث
يا بريرة اكنسي المسجد يوم الخميس فانه من يخرج
من المسجد اذى يوم الخميس بقدر ما يقذي
العين كان كعدل رقبة يعتقها في اسناده الحسين
بن علوان يضع الحديث حديث كان
رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اذا قام
يصلي ظن الظان انه جسد لا روح فيه قال ابن
حبان لا اصل له حديث الصلوة عماد الدين
فمن تركها فقد هدم الدين ضعفه الفيروزآبادي
في المختصر وكذا السخاوي حديث من اعان
تارك الصلوة بلقمة فكانما اعان على قتل الانبياء
كلهم قال السيوطي في الذيل موضوع حديث
نهى النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم عن البتيراء
يصلي الرجل واحدة قال في المقاصد في سنده
من غلب عليه الوهم وقال النووي هو مرسل ضعيف
حديث التكبير جزم قال في المقاصد لا اصل
له في المرفوع وانما هو من قول النخعي حديث
صلوة النهار عجماء قال الدارقطني انما هو قول
بعض الفقهاء وقال النووي باطل لا اصل له حديث
ان الرجلين من امتي ليقومان الى الصلوة وركوعهما
وسجودهما واحد وان ما بين صلوتهما كما بين
السماء والارض قال في المختصر موضوع حديث
كان لا يجلس اليه صلى الله عليه وآله وسلم

اور چار سو دن اوسنے روزے رکھے اور چار سو جنگ کئی۔ اسکی سند
مین ابو سلمہ ہے۔ ثقون سے ایسی روایت کرتا ہے جو انکی حدیث
مین ہے اور وضع کی علامتین اوسپر ظاہر ہین حدیث اے بریرہ
جمعرات کے دن مسجد کو جھاڑو کر اسلیئے کہ جو شخص جمعرات کے دن
مسجد سے ایسی بقدر اسکی جسکو آنکھہ ڈالے خارج کرے غلام آزاد کرنیکے
برابر (اوسکو ثواب) ہوتا ہے۔ اسکی سند مین حسین بن علوان ہے
یہ حدیثین بنایا کرتا تہا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جب نماز کو کہڑے ہوتے تہے ظن کرنیوالا ظن کرتا تہا کہ یہ جسم بلا
روح ہے کہا ابن حبان نے اسکا کچہہ اصل نہین حدیث
نماز تہم دین کا ہے جس نے اسکو ترک کیا اوسنے دین کو
گرا دیا۔ فیروزآبادی نے اسکو مختصر مین ضعیف کہا ہے اور
ایسا ہی سخاوی نے حدیث جسنے تارک نماز کو ایک
لقمہ سے اعانت کی گویا اوسنے تمام نبیون کے قتل پر مدد کی۔
کہا سیوطی نے میزان مین موضوع ہے حدیث نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے بتیر سے منع کیا ہے یعنی یہ کہ آدمی اکیلا نماز پڑہے۔
کہا مقاصد مین اسکی سند مین وہ شخص ہے جسپر وہم غالب ہے اور کہا
نووی نے یہ مرسل ضعیف ہے حدیث تکبیر یقین ہے۔
کہا مقاصد مین مرفوعا اسکا کچہہ اصل نہین لیکن یہ نخعی کا
قول ہے حدیث دن کی نماز بہری ہے کہا دارقطنی نے
یہ بعض فقہاء کا قول اور کہا نووی نے باطل ہے اسکا کچہہ اصل
نہین ہے حدیث تحقیق دو مرد میری امت سے نماز کیطرف
کہڑے ہوتے ہین رکوع اور سجود انکا (دیکہنے مین) یکسان
ہے حالانکہ ان دونو کی نمازون مین آسمان اور زمین کا
(فاصلہ) ہے کہا مختصر مین موضوع ہے حدیث
جو شخص آن حضرت کے پاس ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

احدٌ وهو يصلي الا خفف صلوته فاقبل عليه فقال
الك حاجة فاذا فرغ من حاجته عاد الى صلوته
قال في المختصر لم يوجد حديث ليس السارق
الذي يسرق ثياب الناس انما السارق الذي
يسرق الصلوة تلقطها كما يلقط الطير الحب من
الارض موضوع ذكره السيوطي في الذيل حديث لو يعلم
الناس ما في الصف الاول والاذان وخدمة
القوم في السفر لاقترعوا عليه قال في الذيل من
اباطيل اسحاق الملطي حديث من ادى
فريضة فله عند الله دعوة مستجابة موضوع
حديث من صلى صلوة لم يدع فيها للمؤمنين
والمؤمنات فصلوته خداج في اسناده نوح بن
ذكوان وليس بشيء وفيه ايضا متروك حديث
صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ومع
ابي بكر وعمر فلم يرفعوا ايديهم الا عند افتتاح الصلوة
رواه الحاكم عن ابن مسعود مرفوعا وهو موضوع و
المتهم به محمد بن جابر اليمامي وقال السيوطي في اللآلي
له طريق اخرى اخرجها ابو داود والترمذي وحسنه و
ابن حزم وصححه وقد ضعفه ابن المبارك واحمد
والبخاري وقال النووي في الخلاصة اتفقوا على
تضعيف هذا الحديث انتهى وقد عارضه احاديث
متواترة عن نحو عشرين صحابيا والمثبت مقدم
على النافي على فرض صلاحية هذا الحديث الفرد
للاعتبار فكيف وهو كما ترى حديث من
رفع يديه في الصلوة فلا صلوة له رواه الجوزقاني

نماز پڑھنے کی حالت مین بیٹھتا تہا وہ اپنی نماز مین تخفیف کرتا اور
اسکی طرف متوجہ ہوتا اور کہتے کیا تجہکو کچھ حاجت ہے پہر جب اوسکی حاجت سے
فارغ ہوتے نماز کیطرف لوٹتے کہا مختصر مین نہین پائی گئی حدیث
وہ شخص چور نہین جو لوگونکے کپڑے چراوے لیکن چور وہ ہے جو نماز کی
چوری کرے اوٹھا لیتا ہے اسکو جیسے جانور دانہ کو زمین سے اوٹھا لیتا
ہے موضوع ہے سیوطی نے ذیل مین ذکر کیا ہے حدیث
اگر لوگ جانتے جو پہلی صف اور اذان اور سفر مین قوم کی خدمت مین
(ثواب) ہے البتہ اوسپر قرعہ ڈالتے۔ کہا ذیل مین یہ اسحاق ملطی
کے اباطیل سے ہے حدیث جو شخص ایک فرض ادا کرے
اوسکے لئے اللہ تعالے کے نزدیک ایک دعا قبول ہوتی ہے موضوع ہے
حدیث جو شخص نماز پڑھے اسمین مومن مردون اور مومن عورتون
کیلئے دعا نہ کرے تو اوسکی نماز ناقص ہے اسکے اسناد مین نوح بن
ذکوان ہے اور وہ کچھ شے نہین اور اسمین ایک اور راوی متروک ہے
حدیث مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ نماز
پڑہی ہے وہ رفع یدین کرتے تھے مگر شروع نماز مین۔ یہ حاکم
نے ابن مسعود سے مرفوع روایت بیان کی ہے اور موضوع ہے اور
متہم اس سے محمد بن جابر الیمامی ہے اور کہا سیوطی نے لآلی مین اسکا
ایک اور طریقہ ہے اسکو ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسکو
حسن کہا ہے اور ابن حزم (اور اونے اسکی تصحیح کی ہے) اور ابن مبارک
اور احمد اور بخاری نے ضعیف کہا ہے۔ اور کہا نووی نے خلاصہ مین لوگون نے
اسکی تضعیف پر اتفاق کیا ہے انتہی اور احادیث متواترہ قریب بیس
صحابیون سے اسکے معارض ہین اور مثبت نافی پر مقدم ہین باوجود
صلاحیت رکہنے اس حدیث اکیلی کے پس کسطرح ہو سکے حالانکہ
تو (حال) دیکھ چکا ہے حدیث جو شخص نماز مین
رفع یدین کرے تو اوسکی نماز نہین ہوتی یہ جوزقانی نے

عن ابی ہریرۃ مرفوعا وھو موضوع والمتھم بہ
مامون بن احمد السلمی **حدیث** من رفع یدیہ
فی الرکوع فلا صلوۃ لہ رواہ الجوزقانی عن انس
مرفوعا وھو موضوع والمتھم بہ محمد بن عکاشۃ
الکرمانی **حدیث** لما نزلت انا اعطینٰک
الکوثر فصل لربک وانحر قال النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وسلم یا جبریل ما ھذہ النحیرۃ التی
امرنی بھا ربی عز وجل قال لیست بنحیرۃ ولکنہ
یامرک اذا احرمت بالصلوۃ ان ترفع یدیک
اذا کبرت واذا رکعت واذا رفعت راسک من
الرکوع الخ رواہ ابن حبان عن علی مرفوعا وھو
موضوع لا یساوی شیئا قال السیوطی قد اخرجہ الحاکم
فی المستدرک والبیہقی وقال ابن حجر اسنادہ ضعیف
جدا

باب صلوۃ الجماعۃ

حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم رجلا
ام قوما وھم لہ کارھون وامرءۃ باتت وزوجھا
علیھا ساخط ورجلا سمع حی علی الفلاح فلم
یجب رواہ الترمذی عن انس مرفوعا وقال لا یصح
وقال احمد احادیث محمد بن القسم موضوعۃ
لیس بشیء رمینا بحدیثہ قال فی اللآلی وقد وثقہ
ابن معین وللحدیث شواھد من حدیث ابن عمر
عند ابی داؤد وابن ماجۃ وانس عند ابن خزیمۃ
وابن عباس عند ابن ماجۃ وابی امامۃ عند
الترمذی وحسنہ وصححہ ایضا فی المختارۃ و
طلحۃ بن عبید اللہ عند الطبرانی وسلمان عند

ابوہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور موضوع ہے اور متہم اس سے مامون بن احمد سلمی ہے **حدیث** جو شخص رکوع کے وقت رفع یدین کرے اوسکی نماز نہیں ہوتی۔ یہ جوزقانی نے انس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور موضوع ہے اور متہم اس سے محمد بن عکاشہ کرمانی ہے **حدیث** جب یہ سورت نازل ہوئی (تحقیق دیا ہمنے تجھکو کوثر پس نماز پڑھ اپنے رب کیلیے اور قربانی کر) فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ای جبرائیل کیا ہے یہ قربانی جسکا ہمکو ہمارے رب نے حکم کیا ہے کہا یہ قربانی نہیں لیکن تجھے حکم ہوا ہے کہ جب تو نماز کیلیے تکبیر تحریمہ کہے رفع یدین کر اور جب تو تکبیر کہکر رکوع کرے اور جب تو رکوع سے سر اوٹھائے الخ یہ ابن حبان نے علی سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور موضوع ہے کسی شئے کے برابر نہیں کہا سیوطی نے حاکم نے مستدرک مین اور بیہقی نے روایت کی ہے اور کہا ابن حجر نے اسناد اسکی بہت ضعیف ہے

باب نماز جماعت کے بیان مین

حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اوس شخص پر جو قوم کی امامت کرائے اور وہ اسکو مکروہ سمجھین اور اس عورت پر جو رات گذارے ایسی حالت مین جو خاوند اوسکا اوس پر غصے ہوا اور اوس آدمی پر جو یہ کلمہ سنے آؤ خلاصی کی طرف پھر جواب اوسکا نہ دے۔ یہ ترمذی نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اور کہا صحیح نہیں اور کہا احمد نے حدیثین محمد بن قاسم کی موضوع ہین یہ کچھ شے نہین ہم اسکی حدیث کو پھینکتے ہین کہا لآلی مین ابن معین نے اسکی توثیق کی ہے اور اس حدیث کے شواہد ابن عمر سے ہین نزدیک ابی داؤد اور ابن ماجہ کے ہین اور ابن خزیمہ مین انس سے اور ابن ماجہ مین ابن عباس سے اور ترمذی مین ابی امامہ سے اور اوسنے اسکی تحسین کی ہے اور مختارہ مین اسکی تصحیح بھی کی ہے اور طبرانی مین طلحہ بن عبید اللہ سے اور ابن ابی شیبہ مین

ابن ابی شیبة وابن عمر عند الحاکم وغیرهم لا
حدیث یؤم القوم احسنهم وجها رواه الجوزقانی
عن عائشة مرفوعا وهو موضوع وفی اسناده
الحضرمی مجهول ومحمد بن مروان السدی کذاب
قول عائشة یؤمکم اقرؤکم للقرآن فان لم یکن
فاصبحکم وجها رواه ابو عبید فی الغریب عنها
مرفوعا وقال احمد لیس هذا بصحیح وقال ابو حاتم
ان عبد الله بن فرج الراوی عن عائشة مجهول قال
فی اللآلی روی له مسلم وابو داود وقال فی المیزان
صدوق واخرجه ابن عساکر عنها مرفوعا قالت
قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم
لیؤمکم احسنکم وجها فانه احری ان یکون
احسنکم خلقا واخرجه الدیلمی واخرج البیهقی عن
ابی یزید الانصاری قال اذا کانوا ثلاثة فلیؤمهم
اقرؤهم لکتاب الله فان کانوا فی القراءة سواء
فاکبرهم سنا فان کانوا فی السن سواء فاحسنهم وجها
وفی اسناده عبد العزیز بن معاویة غمزه ابو احمد
الحاکم بهذا الحدیث حدیث ان المؤمن اذا
صلی الفریضة فی الجماعة تناثرت عنه الذنوب
کما تناثرت الورق وهو باطل حدیث
من صلی الفجر فی جماعة فکانما حج خمسین حجة مع
آدم هو ایضا باطل حدیث الاثنان فما
فوقهما جماعة قال فی المقاصد فی اسناده الربیع
بن بدر وهو ضعیف لکن له شاهد حدیث
قدموا خیارکم تزکوا صلوتکم وروی بلفظ ان

سلمان سے اور حاکم میں ابن عمر سے وغیرہ وغیرہ حدیث
امامت کرائے وہ شخص جسکا چہرہ حسین ہو اسکو جوزقانی نے
عائشہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور یہ موضوع ہے اسکی سند میں
حضرمی مجہول ہے اور محمد بن مروان السدی کذاب قول
عائشہ کا امامت کرائے قوم کی جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر ایسا
نہ ہو تو پھر جو حسین ہو یہ ابو عبید نے غریب میں اوس سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور کہا امام احمد نے یہ صحیح نہیں ۔ اور کہا ابو حاتم
نے عبد اللہ بن فرج جو عائشہ سے روایت کرتا ہے مجہول ہے کہا لآلی
میں مسلم اور ابو داؤد نے اوس سے روایت کی ہے کہا میزان میں صدوق
ہے اور ابن عساکر نے عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے کہا اوسنے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ امامت کرائے وہ شخص
جو سب سے زیادہ حسین ہو اسلئے کہ وہ خلق میں بہت اچھا ہے اور
دیلمی نے اوس سے روایت کی ہے اور بیہقی نے ابی یزید الانصاری
سے روایت کی ہے کہا اوسنے جب تین (آدمی) ہوں تو امامت وہ
شخص کرائے جو سب سے کتاب اللہ زیادہ جانتا ہو اگر قرارت میں برابر
ہوں پھر جو عمر میں بڑا ہو اگر عمر میں برابر ہوں تو پھر جو زیادہ حسین ہو
اسکے اسناد میں عبد العزیز بن معویہ ہے ابو احمد حاکم نے بسبب اس
حدیث کے اسپر چوٹ کی ہے حدیث جب مومن فرض جماعت
کے ساتھ پڑھے تو اوس سے گناہ گر جاتے ہیں جیسے کہ پتے (درخت)
سے گر جاتی ہیں اور یہ باطل ہے حدیث جو شخص فجر جماعت
کے ساتھ پڑھے گویا اوسنے پچاس حج آدم کے ساتھ کئے یہ
بھی باطل ہے حدیث دو اور اس سے زیادہ جماعت ہے
کہا مقاصد میں اسکی اسناد میں ربیع بن بدر ہے اور وہ ضعیف
ہے لیکن اسکیلئے شاہد ہے حدیث پسندیدہ لوگوں
کو آگے کرو تمہاری نماز پاک ہوگی ۔ ایک روایت میں ہے اگر

سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم
روی من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی کلها لم تصح حدیث من لم تفته رکعة من
صلوة الغداة اربعین لیلة لم یمت حتی یری مقعده فی الجنة فیه مجهول و هو المتهم بوضعه حدیث
لاتجزی صلوة لایقرء فیها بفاتحة الکتاب الا ان یکون وراء الامام فی اسناده محمد بن اشرس متهم متروک
حدیث اذا اقیمت الصلوة فلا صلوة الا المکتوبة الا رکعتی الصبح قال البیهقی هذه الزیادة لا اصل
لها وفیه حجاج بن نصیر وعباد بن کثیر ضعیفان
حدیث من صلی یوم الجمعة وصام یومها وعاد مریضا وشهد جنازة واعتق رقبة وتصدق وجبت له الجنة ذلک الیوم ضعفه البیهقی

باب التطوع وهو انواع النوع الاول قیام اللیل
حدیث شرف المؤمن قیامه باللیل وعزه استغناءه عما فی ایدی الناس رواه العقیلی عن ابی هریرة
مرفوعا وهو موضوع والمتهم به داود بن عثمان
الیعمری وذکر له فی اللآلی شواهد حدیث
جاء جبرئیل الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال
له یا محمد عش ما شئت فانک میت واحبب من شئت
فانک مفارقه واعمل ما شئت فانک مجزی به
اعلم ان شرف المؤمن قیامه باللیل وعزه استغناءه عن الناس رواه الخطیب عن سهل بن سعد مرفوعا
وفی اسناده محمد بن حمید کذبه ابو زرعة رواه

[margin: الغداة — باب التطوع]

تمکو خوش لگے کہ تمہاری نماز قبول ہو تو اچھے تمسے امامت
کرائیں اور روایت ہے کہ علماء تمہارے اسلیئے کہ وہ تمہارے اور تمہارے درمیان
تمہارے رب کے درمیان قاصد ہیں آئے اور مروی ہے جو شخص نماز پڑھے پیچھے عالم
متقی کے گویا اوسنے سب نبیوں کے پیچھے نماز پڑھی صحیح نہیں حدیث
جسکو چالیس رات تک کوئی رکعت نماز فجر سے فوت نہ ہو نہیں مرتا
جبتک وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے اسمین مجہول ہے وہ متہم ہے وضع
سے حدیث نہیں کافی ہوتی نماز جسمین فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے
مگر جب امام کے پیچھے ہو اسکی اسناد میں محمد بن اشرس متہم اور متروک
ہے حدیث جب کھڑی ہو جائے نماز تو پھر کوئی نماز نہیں ہوتی
مگر فرضی مگر دو رکعت (سنت) صبح کی کہا بیہقی نے اس زیادتی
کا کچھ اصل نہیں اور اسمین حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر ہیں دونو ضعیف ہیں
حدیث جو شخص جمعہ کو دن نماز پڑھے اور اوسدن روزہ رکھے اور
مریض کی عیادت کرے اور جنازہ میں حاضر ہو اور غلام آزاد کرے اور
صدقہ کرے اسکیلیے اس دن جنت واجب ہو جاتا ہے بیہقی نے اسکو ضعیف کیا ہے
باب نفلوں کے بیان میں اسکی بہت قسمیں ہیں قسم پہلی رات کے
قیام میں حدیث شرافت مومن کی رات کو کھڑا ہونا ہے اور عزت اسکی
منع کرنا اوس شئے سے جو لوگوں کے ہاتھ میں ہو یہ عقیلی نے ابی ہریرہ سے
مرفوع روایت کی ہے اور موضوع ہے اور متہم اسکے داود بن عثمان
الیعمری ہے اور لآلی میں اسکیلیے بہت شاہد ذکر کئے گئے ہیں حدیث
جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آنحضرت
کو جیتے رہو جبتک چاہو کیونکہ (آخر) آپنے مرنا ہے اور دوستی کرو
جس سے چاہو کیونکہ آپ اوسکی مفارقت کرنیوالے ہیں اور عمل کرو جو چاہو کیونکہ
اوسکا آپ کو بدلا ملنا ہے اور جان لو کہ شرافت مومن کی رات میں کھڑا ہونے
سے ہے اور عزت اوسکی بے پرواہ رہنا لوگوں سے یہ خطیب نے سہل بن سعد سے مرفوع
روایت ذکر کی ہے اسکی سند میں محمد بن حمید ہے ابو زرعہ نے اوسکی تکذیب کی ہے روایت کیا اسے

عن زافر بن سلیمان وھو ضعیف قال
فی اللآلی اخرجہ الحاکم فی المستدرک
من طریق عیسی ابن صبیح عن زافر و
صححہ قال ابن حجر فی الامالی تفرد بہ
زافر وھو صدوق سیئ الحفظ کثیر الوھم
وفی اسنادہ محمد بن صدقۃ وفیہ
مقال فالصواب ان الحدیث ضعیف لا کما جزم بہ
الحاکم من کونہ صحیحا ولا کما جزم بہ ابن الجوزی
من کونہ موضوعا ولہ شواھد لکن قولہ وعلم الخ
حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم قال
قالت ام سلیمن بن داود لہ یا بنی لا تکثر النوم باللیل
فان کثرۃ النوم باللیل تدع الرجل فقیرا یوم القیمۃ
رواہ ابن الجوزی عن جابر مرفوعا وقال لا یصح و
فی اسنادہ یوسف بن محمد بن المنکدر متروک
قال فی اللآلی قال فیہ ابو زرعۃ صالح الحدیث
وقال ابن عدی ارجوا انہ لا باس بہ وقد اخرجہ ابن ماجۃ
من طریقہ وکذا الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان
حدیث اذا نام احدکم وفی نفسہ ان یصلی
من اللیل فلیضع قبضۃ من التراب عندہ فاذا
انتبہ فلیقبض بیمینہ ولیحصب عن شمالہ قال
ابن حبان باطل **حدیث** من کثرت صلوتہ باللیل
حسن وجھہ بالنھار قال العقیلی باطل لیس لہ
اصل وقد ذکر لہ فی اللآلی طرقا لا یخلو عن کذابین و
مجاھیل وکون واضعہ ظنہ حدیثا لما سمعہ من
شیخہ بقولہ عن جھۃ نفسہ لا یخرجہ عن کونہ

اسنے زافر بن سلیمان ہے اور وہ ضعیف ہے کہا لآلی مین اسکو حاکم نے
مستدرک مین طریق عیسے بن صبیح سے اوسنے زافر سے روایت
کیا ہے اور تصحیح کی ہے کہا ابن حجر نے لآلی مین زافر اسمین متفرد ہوا
ہے اور وہ صادق ہے سیئ الحفظ اور کثیر الوہم ہے اسکے اسناد مین
محمد بن صدقہ ہے اور اسمین مقال ہے صواب یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے
نہ جیسا کہ حاکم نے جزم کیا ہے کہ یہ موضوع ہے اور اسکے لئے شواہد
ہین لیکن اس قول کے لئے (اعدجان تو الخ) **حدیث**
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلیمن بن داود کو کہا کہ ای میرے
بیٹے رات کو بہت نہ سویا کر اس لئے کہ رات مین بہت نیند
قیامت کے دن آدمی کو فقیر کر دیتی ہے یہ ابن جوزی نے
جابر سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور کہا صحیح نہین اسکے اسناد
مین یوسف بن محمد بن المنکدر ہے اور وہ متروک ہے کہا لآلی
مین کہا اسکے حق مین ابو زرعہ نے صالح الحدیث ہے اور کہا ابن
عدی نے مین امید رکھتا ہون کہ اسکا کچھہ خوف نہین ہے حالانکہ
ابن ماجہ نے اسکے طریق سے روایت کی ہے اور ایسا ہی طبرانی اور
بیہقی نے شعب الایمان مین **حدیث** جب کوئی تم مین سے
سوئے اسحالت مین کہ اسکے دل مین ہو کہ رات کو نماز پڑھونگا چاہیے
کہ ایک مشت خاک کی اپنے پاس رکھے جب جاگے تو دہنے
ہاتہہ سے پکڑے اور بائین ہاتہہ سے کنکرے چینے کہا ابن حبان
نے باطل ہے **حدیث** جسکی رات مین نماز بہت ہوا اس کا
دن مین منہ روشن ہوتا ہے کہا عقیلی نے باطل ہے اسکا کچھ
اصل نہین اور لآلی مین اسکے بہت طریق ہین کذابون اور
مجہولون سے خالی نہین ہین اور اسکے واضع کا ظن کرنا
حدیث کو جب اوسنے اپنے شیخ سے سنا ساتہہ اس قول کے
اپنے نفس کی جہت سے اسکو موضوع ہونے سے خارج نہین کرتا

موضوعا وقال فی المقاصد لا اصل لہ وقال
الصغانی موضوع **النوع الثانی** فی صلوۃ
الضحی **حدیث** من داوم علی الضحی فلم
یقطعہا الامن علۃ کنت انا وھو فی زورق من
نور فی بحر من نور حتی یزور رب العلمین رواہ ابن حبان
عن انس مرفوعا وھو موضوع فی اسنادہ زکریا
الکندی کان یضع الحدیث **حدیث** من صلی الضحی
یوم الجمعۃ اربع رکعات یقرا فی کل رکعۃ الفاتحۃ
عشر مرات وقل اعوذ برب الفلق عشر مرات و
قل اعوذ برب الناس وقل ھو اللہ احد عشر مرات
وقل یایھا الکافرون عشر مرات وایۃ الکرسی عشر
مرات فاذا سلم قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم سبعین مرۃ ثم یقول استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ھو الحی القیوم الخ وھو حدیث طویل موضوع
وفی اسنادہ مجاھیل **حدیث** من صلی رکعتی
الضحی کتب اللہ لہ الفی الف حسنۃ قال فی الذیل
فی اسنادہ نوح بن ابی مریم وضاع کذاب **حدیث**
من صلی صبحۃ الضحی رکعتین ایمانا واحتسابا
کتب لہ مائتا حسنۃ ومحی عنہ مائتا سیئۃ ورفع
لہ مائتا درجۃ وغفر لہ ذنوبہ کلہا ما تقدم و
ما تاخر الا القصاص الخ موضوع قال ابن حجر کذب
مختلق واسنادہ مظلم مجہول **النوع الثالث**
صلوۃ التسبیح **حدیث** یا عباس یا عماہ الا اعطیک
الا امنحک الا اخبرک الا افعل لک عشر خصال

اور کہا مقاصد مین اسکا کچھہ اصل نہین اور کہا صغانی نے موضوع
ہے **قسم دوسری** نماز ضحے کے بیان مین **حدیث**
جو شخص نماز ضحے پر ہمیشگی کرے اور اسکو قطع نہ کرے مگر کسی علت سے
پھر مین اور وہ نور کے دریا مین کشتی مین بیٹھکر رب العلمین کی
زیارت کرینگے یہ ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت کی ہے اور
موضوع ہے اسکے اسناد مین زکریا کندی ہے وہ حدیثین بنایا
کرتا تھا **حدیث** جو شخص جمعہ کے دن چار رکعات نماز ضحے کی پڑہے
ہر رکعت مین دس مرتبہ الحمد اور دس مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس اور گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد اور دس مرتبہ قل
یایہا الکفرون اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پہر جب سلام پہیرے کہے پاک
ہے اللہ اور سب حمد واسطے اللہ تعالے کے ہے اور نہین کوئی لائق
عبادت کے مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین پہیرنا گناہ سے
اور نہین قوت طرف نیکی کی مگر ساتھہ مدد اللہ کے جو بلند اور بزرگ
ہے ستر مرتبہ پہر کہے بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے جسکے سوا کوئی لائق
عبادت کے نہین اور وہ زندہ قائم ہے الخ یہ حدیث لمبی ہے موضوع
ہے اور اسکی سند مین کئی آدمی مجہول مین **حدیث** جو شخص ضحے
کی دو رکعت پڑہے اللہ تعالے اوسکیلئے دس ہزار نیکی لکھتا ہے کہا ذیل
مین اسکی اسناد مین نوح بن ابی مریم وضاع کذاب ہے **حدیث**
جو شخص دو رکعت نماز ضحے کی ایمان اور ثواب کی (نیت) پڑہے
اوسکیلئے دوسو نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسو گناہ اوس سے دور کئے جاتے
ہین اور دوسو درجہ اسکیلئے بلند کئے جاتے ہین اور اوسکے سب اگلے پچھلے
گناہ بخشے جاتے ہین مگر قصہ خوان الخ موضوع ہے کہا ابن حجر نے
یہ کذب ہے جہوٹ ہے اور اسناد اسکی مظلم اور مجہول ہے **تیسری قسم**
نماز تسبیح مین **حدیث** اے عباس اے میرے چچا کیا مین تجکو نہ دون
کیا مین تجہیر بخشش نہ کرون کیا مین تجکو خبر نہ دون کیا مین تجکو دس خصلتین

اذا انت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك اوله
واخره قديمه وحديثه خطاه وعمده صغيره و
كبيره سره وعلانيته ان تصلي اربع
ركعات تقرا في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة
فاذا فرغت من القراة في اول ركعة وانت قائم
قلت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله
اكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وانت راكع
عشرا ثم ترفع راسك من الركوع فتقولها
عشرا ثم تهوي ساجدا فتقولها وانت ساجد
عشرا ثم ترفع راسك من السجود فتقولها عشرا
ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع راسك من
السجود فتقولها عشرا فذلك خمس وسبعون في
كل ركعة تفعل ذلك في اربع ركعات ان استطعت
ان تصليها في كل يوم مرة فافعل فان لم تفعل ففي
كل جمعة مرة فان لم تفعل ففي كل شهر مرة فان لم
تفعل ففي السنة مرة فان لم تفعل ففي عمرك مرة
رواه الدارقطني عن العباس مرفوعا من طريق
ابنه عبد الله ومن طريق ابي رافع عن النبي صلى
الله عليه وآله وسلم انه قال للعباس الخ ورواه
عن العباس من طريق اخرى عن ابن الديلمي عن العباس
وقد اورد ابن الجوزي حديث صلوة التسبيح
هذا في الموضوعات وقال السيوطي في اللآلي ما حاصله
انه اخرج حديث ابن عباس ابوداود وابن ماجة
والحاكم وحديث ابي رافع اخرجه الترمذي وابن ماجه
قال ابن حجر لا باس باسناد حديث ابن عباس وهو من شرط

جب تو وہ کریگا اللہ تعالے تیرے گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نیے
بہولکر کیے ہوئے اور جان بوجہکر چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر بخشدیگا
(وہ یہ ہین کہ) تو چار رکعات پڑہین ہر رکعت مین
فاتحۃ الکتاب اور سورت جب تو پہلی رکعت مین قرارت سے فارغ
ہو کہڑا ہی ہو تو کہہ پاک ہے اللہ اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے اور
نہین کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ بہت بڑا ہے پندرہ مرتبہ
پہر رکوع کر اور اونکو رکوع کی حالت مین دس مرتبہ کہہ پہر سر اوٹہا
کر دس مرتبہ کہہ پہر سجدہ مین جا کر اس حالت مین دس مرتبہ کہہ
پہر سجدہ سے سر اوٹہا کر دس مرتبہ کہہ پہر سجدہ مین جا کر دس مرتبہ کہہ
پس یہ پچہتر دفعہ ہر رکعت مین اسی طرح چار رکعت
مین کر اگر تو طاقت رکہے ہر دن مین اس نماز پڑہنے
کی تو پڑہ اگر نہ کر سکے تو ہر جمعہ مین ایک مرتبہ اگر تو نہ
کر سکے تو ہر مہینے مین ایک مرتبہ اگر تو نہ طاقت
رکہے تو سال مین ایک مرتبہ - اگر تو نہ کر سکے تو عمر مین
ایک مرتبہ - یہ دارقطنی نے عباس رض سے مرفوع روایت
طریق انکے بیٹے عبد اللہ سے اور طریق ابی رافع سے
اوس نے نبی صلی اللہ تعالے علیہ والہ وسلم سے کہ آن
حضرت نے عباس کو فرمایا الخ اور اوس نے دوسرے
طریق سے ابن دیلمی سے اوس نے عباس رض سے روایت
کی ہے اور ابن جوزی نے اس نماز تسبیح کی حدیث کو
موضوعات مین ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نے لآلی مین
حاصل اس کا یہ ہے کہ حدیث ابن عباس رض کو ابوداود اور ابن
ماجہ اور حاکم نے اور حدیث ابی رافع کو ترمذی اور ابن ماجہ نے
روایت کیا ہے - کہا ابن حجر نے ابن عباس کی حدیث
مین کچھہ خوف نہین وہ شرط حسن پر ہے

الحسن فان له شواهد تقويه وقد اساء ابن الجوزي بذكره في الموضوعات وقد رواه ابو داود من حديث ابن عمرو باسناد لا باس به والحاكم من حديث ابن عمر وقال في امالي الاذكار وردت صلوة التسبيح من حديث ابن عباس و اخيه الفضل و ابيهما العباس و عبد الله بن عمرو و ابي رافع و علي بن ابي طالب و اخيه جعفر و ام سلمة و رجل انصاري رضي الله عنهم ثم ساق تخريجها جميعا ثم قال و من صحح هذا الحديث او حسنه ابن منده و الآجري و الخطيب و ابو سعيد السمان و ابو موسى المديني و ابو الحسن بن المفضل و المنذري و ابن الصلاح و النووي و السبكي و آخرون و قال في اللآلي انه قال الحافظ العلائي هو صحيح او حسن و كذا قال الشيخ سراج الدين في التدريب و الزركشي وقال العقيلي ليس في صلوة التسبيح حديث يثبت وقال ابن العربي ليس فيها حديث صحيح ولا حسن قال في اللآلي والحق ان طرقه كلها ضعيفة و ان حديث ابن عباس يقرب من شرط الحسن الا انه شاذ لشدة الفردية فيه و عدم المتابع والشاهد من وجه معتبر و مخالفة هيئتها لهيئة باقي الصلوة

النوع الرابع صلوة الحاجة

حديث من كانت له حاجة الى الله او الى احد من بني آدم فليتوضأ و يحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله و ليصل على

اس لیے کہ اسکی قوت کے واسطے بہت شاہد ہین اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کرنے سے برائی کی ہے حالانکہ ابو داود نے ابن عمر سے اسناد لا باس بہ سے ذکر کیا ہے اور حاکم نے ابن عمر سے اور کہا امالی الاذکار مین نماز تسبیح کی انسے وارد ہوئی ہے ابن عباس اور اوسکے بہائی فضل سے اور اونکے دونو بیٹون سے اور عباس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی رافع اور علی بن ابی طالب اور بہائی اوسکے جعفر سے اور ام سلمہ اور ایک مرد انصاری سے رضی اللہ عنہم پہر سب کی اوسنے تخریج کی ہے بعد اسکی کہا جسنے اس حدیث کی تصحیح یا تحسین کی ہے یہ ہین۔ ابن مندہ اور آجری اور خطیب اور ابو سعید السمان اور ابو موسی مدینی اور ابو الحسن بن المفضل اور منذری اور ابن الصلاح اور نووی اور سبکی وغیرہ اور لآلی مین ہے کہ کہا حافظ علائی نے یہ حدیث صحیح ہے یا حسن ہے اور ایسا ہی شیخ سراج الدین نے تدریب مین اور زرکشی نے کہا ہے اور کہا عقیلی نے نماز تسبیح مین کوئی حدیث ثابت نہین ہے اور کہا ابن عربی نے اس باب مین کوئی حدیث صحیح اور حسن نہین ہے کہا لآلی مین حق یہ ہے کہ سب طرق اسکے ضعیف ہین اور حدیث ابن عباس کی شرط حسن کے قریب ہے۔ مگر شاذ ہے بسبب سخت فردیت کے اور عدم تابع اور شاہد کے کسی وجہ معتبر سے اور بسبب مخالفت ہیئت اوسکی کے باقی نمازون سے

قسم چوتھی نماز حاجت کے بیان مین

حدیث جس شخص کو اللہ تعالے کی طرف یا کسی بنی آدم کیطرف کوئی حاجت ہو چاہیئے کہ اچہی طرح سے وضو کرے پہر دو رکعت نماز پڑہے پہر اللہ تعالے کی صفت کہے اور

+ + + + + + + + + + + + + +

النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ثم لیقل لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ ذی العرش
العظیم الحمد للہ رب العلمین اسالک موجبات
رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر و
السلام من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا
ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا
یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی عن عبد اللہ
بن ابی اوفی مرفوعا وقال الحدیث غریب وفائد
ضعیف فی الحدیث وقال احمد متروک قال فی
اللآلی اخرجہ الحاکم فی المستدرک وفائد مستقیم
الحدیث واخرجہ ابن النجار فی تاریخ بغداد عن
غیر فائد وقال ابن حجر فی امالیہ وحدث لہ
شاہدا من حدیث انس ضعیفا وسندہ ایضا ضعیف
اخرجہ الطبرانی وفی اسنادہ ابو معمر عباد بن عبد
الصمد ضعیف جدا قال وللحدیث طریق آخر
عن انس فی مسند الفردوس وفی اسنادہ ابو
ہاشم واسمہ عبد اللہ کابی معمر فی الضعف واشد
واخرجہ احمد باسناد صحیح من حدیث
ابی الدرداء مختصرا قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یقول من توضأ فاسبغ
الوضوء ثم صلی رکعتین یتمہا اعطاہ اللہ ما
سال معجلا او مؤخرا واخرجہ البخاری فی تاریخہ
عنہ من وجہ آخر واخرجہ ایضا الطبرانی
من وجہ ثالث اتم منہ باسناد ضعیف و
الحدیث انس الذی اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر کہے نہیں کوئی لائق
عبادت کی مگر اللہ حلم والا بخشش کرنیوالا پاک ہے اللہ صاحب عرش
بزرگ کا سب حمد واسطے اللہ کے جو رب ہے تمام جہانوں کا مانگتا ہوں
تجھسے وہ چیزیں جو موجب تیری رحمت کی اور ارادے کو تیری مغفرت
کی اور حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ دے ہمارے کسی
گناہ کو مگر بخشدے اسکو اور نہ کوئی مشکل مگر کشادہ کر اسکو اور نہ کوئی
سختی مگر کھولدے اسکو اور نہ کوئی حاجت مگر روا کر اسکو اے بہت رحمت
کرنیوالے رحمت کرنیوالوں کے یہ ترمذی عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعا
ذکر کی ہے اور کہا حدیث غریب ہے اور فائد حدیث میں ضعیف ہے اور کہا احمد
نے متروک ہے کہا لآلی میں اسکو حاکم مستدرک میں لایا ہے اور فائد مستقیم
الحدیث ہے اور اسکو ابن نجار نے تاریخ بغداد میں غیر فائد سے
ذکر کیا ہے اور کہا ابن حجر نے امالی میں اس حدیث کیلئے شاہد ضعیف
ہیں انس سے اور اسکی سند بھی ضعیف ہے یہ طبرانی نے روایت
کی ہے اور اسکے اسناد میں ابو معمر عباد بن عبد الصمد ہے بہایت
ضعیف ہے کہا اور اس حدیث کیلئے مسند فردوس میں انس سے
اور طریق بھی ہے اور اوسکی سند میں ابو ہاشم ہے نام جسکا عبد اللہ
ہے ضعف میں ابو معمر کی مثل ہے بلکہ زیادہ اور اسکو احمد نے اسناد
صحیح سے ابی الدرداء سے مختصر روایت کیا ہے کہا اوسنے
مینے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز
تمام کرے اللہ تعالے اسکو جو سوال کرتا ہے دیتا ہے جلدی
یا دیر سے اور بخاری نے اوسکی تاریخ میں دوسری وجہ سے روایت
کی ہے اور طبرانی نے وجہ تیسری سے جو اس سے اتم ہے ساتھ سند
ضعیف کے روایت کی ہے اور حدیث انس کے
لئے جسکو دیلمی نے مسند فردوس میں روایت کیا ہے

المشار اليه سابقا الفاظ ليست في حديث ابن ابي اوفي
منها انه يقرأ في الاولى الفاتحة وامن الرسول و
انه يدعو بعد الركعتين اللهم يا مونس كل وحيد و
يا صاحب كل فريد الخ وفي لفظ اخر لحديث انس
من كانت له حاجة عاجلة او اجلة فليقدم
بين يدي نجواه صدقة وليصم الاربعاء والخميس والجمعة
الخ وفي اسناده ابان بن ابي عياش متروك و
لصلوة الحاجة الفاظ وصفات كلها ضعيفة
الا حديث ابي الدرداء وحديث ابن ابي اوفي المذكورين

النوع الخامس صلوة الحفظ حديث

يا رسول الله ان القرآن تفلّت من صدري قال
الا اعلمك كلمات ينفعك الله بهن وينفع من
علمته قال بلى بابي انت وامي يا رسول الله قال
صل ليلة الجمعة اربع ركعات في الاولى بفاتحة
الكتاب ويس وفي الثانية بفاتحة الكتاب وبحم
الدخان وفي الثالثة بفاتحة الكتاب وبالم السجدة
وفي الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفصل فلما
فرغت من التشهد فاحمد الله الخ رواه الدارقطني
عن ابن عباس عن علي مرفوعا وقال تفرد به هشام
بن عمار عن الوليد بن مسلم قال ابن الجوزي
الوليد يدلس تدليس التسوية ولا اتهم
الا النقاش يعني محمد بن الحسن بن محمد المقري شيخ
الدارقطني قال ابن حجر هذا الكلام تهافت و
النقاش بري من عهدته فان الترمذي اخرجه في
الجامع من طريق الوليد به نعم قال في اللآلي واخرجه

اور اسکے واسطے جسکے پیچھے اشارت گذر چکی ہے ایسے الفاظ ہین جو حدیث
ابن ابی اوفی مین نہین ہے۔ بعض انسے یہ ہی کہ پہلی مین فاتحہ اور
آمن الرسول پڑہے اور بعض انسے یہ ہی کہ بعد دو رکعت کے دعا
مانگے ای اللہ ای مونس ہر اکیلے کے ای صاحب ہر اکیلے کے اور دوسری رکعت
مین انس سے ہی جسکو کوئی حاجت جلدی یا دیر سے ہو چاہئے کہ
پہلے صلاح اپنی کے صدقہ دے اور بدہ اور جمعرات اور جمعہ کو روزہ
رکہے الخ اسکے اسناد مین ابان بن ابی عیاش متروک ہے۔ اور
نماز حاجت کے واسطے الفاظ اور صفات ہین سب کے سب ضعیف ہین
مگر حدیث ابی الدرداء اور حدیث ابن ابی اوفی کے جو پیچھے گذر چکی
ہین

قسم پانچوین نماز حفظ کے بیان مین حدیث

یا رسول اللہ میرے سینے سے قرآن بہول جاتا ہی فرمایا کیا تجکو مین
ایسے کلمے نہ سکہلاؤن جنسے اللہ تعالی تجہے نفع دے کہا اوسے کیون
نہین میرے ماں باپ یا رسول اللہ آپ پر قربان ہون فرمایا جمعہ
کی رات کو چار رکعات نماز پڑہ پہلی رکعت مین فاتحۃ الکتاب
اور یٰس اور دوسری مین فاتحۃ الکتاب اور حم الدخان اور تیسری
مین فاتحۃ الکتاب اور الم السجدہ اور چوتھی مین فاتحۃ الکتاب اور
تبارک مفصل اور جب تو تشہد سے فارغ ہو اللہ تعالی کی حمد کر
یہ دارقطنی نے ابن عباس سے اونسے علی سے مرفوع روایت ذکر کی
ہے اور کہا ہشام بن عمار ولید بن مسلم سے متفرد ہوا ہے
کہا ابن جوزی نے ولید برابر دونو سے تدلیس کرتا ہے اور کسی
نے اسکو متہم نہین کیا مگر نقاش نے یعنے محمد بن الحسن بن المقری
شیخ دارقطنی نے۔ کہا ابن حجر نے یہ کلام گرنیوالی ہے
اور نقاش اپنے عہدہ سے بری ہے اسلئے کہ ترمذی
نے جامع مین طریق ولید سے روایت کی
ہے۔ انتہی۔ کہا لآلی مین ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

النوع الخامس

الحاکم عن ابی النضر الفقیہ وابی الحسن سلیمن
من عبد الرحمن الدمشقی عن الولید بن مسلم
عن ابن جریج عن عطاء وعکرمۃ عن ابن عباس
بہ وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم ترکن النفس
الی مثل ھذا من الحاکم فالحدیث یقصر عن الحسن فضلا
عن الصحۃ وفی الفاظہ نکارات واما دعاء الحفظ
الذی اولہ یا ابن عباس الا اھدی لک ھدیۃ
علمنی جبریل للحفظ فموضوع

النوع السادس صلوۃ الفرقان

حدیث من صلی رکعتین یقرأ فی احدیھما من الفرقان
من تبارک الذی جعل فی السماء بروجا حتی
یختم وفی الرکعۃ الثانیۃ اول سورۃ المؤمنین حتی
یبلغ فی تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یقول فی
رکوعہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ثلاث مرات
ومثل ذلک فی سجودہ اعطاہ اللہ عشرین خصلۃ
الخ فی اسنادہ نعیم بن سالم وھو المتہم بوضعہ

النوع السابع صلوات مقیدۃ بایام الاسبوع ولیالیہ

حدیث من صلی لیلۃ السبت
اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ
وقل ھو اللہ احد خمسا وعشرین مرۃ حرم اللہ
جسدہ علی النار رواہ الجوزقانی عن انس مرفوعا
وھو موضوع ورجال اسنادہ بین مجھول و
متروک **حدیث** من صلی یوم السبت عند
الضحی اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب
وقل ھو اللہ احد خمس عشرۃ مرۃ اعطاہ اللہ

اسکو حاکم نے ابی النضر فقیہ اور ابی الحسن سلیمان سے اسنے
عبد الرحمن دمشقی سے اوس نے ولید بن مسلم سے اسنے
ابن جریج سے اوسنے عطاء اور عکرمہ سے اونے ابن عباس
سے روایت کی ہے اور کہا اوسنے شرط شیخین پر صحیح ہے
اونفس کو حاکم کیطرف ایسی مثل سنکر میل نہ کرا اسلیے کہ یہ حدیث
مرتبہ حسن سے کم ہے چہ جائیکہ صحیح ہو اور اسکے الفاظ مین منکرات
ہین لیکن دعوی حفظ کا جسکے اول مین یہ ہے ای ابن عباس
کیا تجھکو مین ہدیہ نہ دون جو جبرائیل ؑ نے مجھے حفظ کے لئے سکھلایا
ہے موضوع ہے

قسم چھٹی نماز قران کے بیان مین

حدیث جو شخص دو رکعت پڑہے ایک مین قرآن سے تبارک الذی جعل فی
السماء بروجا آخر تک اور دوسری مین اول سورت مومنین کا تا
تبارک اللہ احسن الخالقین تک پہر رکوع مین کہے پاک ہے اللہ بزرگ اور
اوسکی حمد کرتے ہین تین مرتبہ اور اسی طرح سجود مین اللہ تعالے
اسکو بیس خصلتین دیتا ہے الخ اس کی اسناد مین نعیم
بن سالم ہے اسکو وضع کی تہمت ہے

قسم ساتوین بیان اون نمازون مین جو دنون
اور راتون کے ساتھ مقید ہین

حدیث جو شخص
سینچر کی رات مین چار رکعات نماز پڑہے ہر رکعت
مین ایک مرتبہ فاتحۃ الکتاب و پچیس ۲۵ مرتبہ قل ہو اللہ
اللہ تعالے اوسکے جسم کو آگ پر حرام کرتا ہے
یہ جوزقانی نے انس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے
اور راوی اسناد کے مجہول و متروک ہین

حدیث جو شخص سینچر کے دن ضحے کے وقت چار رکعت
نماز پڑہے ہر رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور پندرہ
مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اللہ تعالے اوسکو ہر

النوع السادس

النوع السابع

بکل رکعۃ مائۃ الف قصر من ذہب کللہ بالدر والیاقوت الخ موضوع حدیث من صلی یوم السبت اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ الحمد مرۃ و قل یا ایہا الکفرون ثلاث مرات و قل ھو اللہ احد ثلاث مرات الخ رواہ الجوزقانی عن ابی ھریرۃ رض مرفوعا و ھو موضوع حدیث من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب و خمس عشرۃ مرۃ قل ھو اللہ احد اعطاہ اللہ یوم القیمۃ ثواب من یقرأ القرآن عشر مرات الخ و ھو موضوع و رجال اسنادہ مجاھیل حدیث من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب مرۃ و خمسین مرۃ قل ھو اللہ احد الخ موضوع حدیث من صلی یوم الاحد اربع رکعات بتسلیمۃ واحدۃ یقرأ فی کل رکعۃ الحمد مرۃ و امن الرسول الی اخرھا مرۃ الخ رواہ الجوزقانی عن ابی ھریرۃ مرفوعا و ھو موضوع حدیث من صلی یوم الاثنین اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب مرۃ و ایۃ الکرسی مرۃ الخ رواہ الجوزقانی عن ابن عمر مرفوعا و ھو موضوع حدیث من صلی لیلۃ الاثنین ست رکعات بالاخلاص عشرین مرۃ موضوع حدیث من صلی رکعتین لیلۃ الثلثاء بالاخلاص و المعوذتین خمس عشرۃ مرۃ موضوع حدیث من صلی یوم الثلثاء عشر رکعات بایۃ الکرسی مرۃ و الاخلاص ثلاثا موضوع حدیث من صلی لیلۃ الاربعاء ست رکعات الخ موضوع حدیث من صلی یوم الاربعاء اثنتی عشر رکعۃ

رکعت کے بدلے ایک لاکھ محل جڑاؤ موتیوں اور یاقوت سے دیگا الخ موضوع ہے حدیث جو شخص سنیچر کے دن چار رکعات نماز پڑہے ہر رکعت مین الحمد ایک مرتبہ اور قل یا ایہا الکفرون تین مرتبہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ الخ یہ جوزقانی نے ابوہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور یہ موضوع ہے حدیث جو شخص اتوار کی رات چار رکعات پڑہے ہر رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور پندرہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے اللہ تعالے اسکو قیامت کے دن ثواب اوس شخص کے برابر دیگا جسنے قرآن دس مرتبہ پڑہا ہو الخ موضوع ہی اور راوی اسناد کی مجہول ہین حدیث جو شخص اتوار کی رات چار رکعت پڑہے ہر رکعت مین فاتحۃ الکتاب ایک مرتبہ اور پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے الخ موضوع ہے حدیث جو شخص اتوار کو ایک سلام سے چار رکعات پڑہے ہر رکعت مین الحمد ایک مرتبہ اور آمن الرسول آخر تک الخ یہ جوزقانی نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور موضوع ہے حدیث جو شخص دو شنبہ کے دن چار رکعات پڑہے ہر رکعت مین فاتحۃ الکتاب ایک مرتبہ اور آیۃ الکرسی ایک مرتبہ الخ اسکو جوزقانی نے ابن عمر سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور موضوع ہے حدیث جو شخص دو شنبہ کی رات مین چہہ رکعات پڑہے ہر مین بیس مرتبہ سورت اخلاص پڑہے موضوع ہے حدیث جو شخص منگل کی رات مین دو رکعات نماز پڑہے ہر مین اخلاص اور معوذتین پندرہ مرتبہ الخ موضوع ہے حدیث جو شخص منگل کے دن دس رکعات ساتہ ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین مرتبہ سورت اخلاص کے پڑہے الخ موضوع ہے حدیث جو شخص بدہ کی رات مین چہہ رکعات نماز پڑہے الخ موضوع ہے حدیث جو شخص منگل کے دن بارہ رکعات

بآیة الکرسی مرة والاخلاص والمعوذتین ثلاثا
ثلاثا موضوع **حدیث** من صلی لیلة الخمیس
رکعتین بآیة الکرسی والاخلاص والمعوذتین
خمسا خمسا موضوع **حدیث** من صلی یوم الخمیس
رکعتین بآیة الکرسی مائة فی الاولی والاخلاص
مائة فی الثانیة موضوع **حدیث** من صلی لیلة
الجمعة اثنتی عشرة رکعة بالاخلاص عشر مرات
موضوع وکذا عشر رکعات وکذا رکعتان **حدیث**
من صلی یوم الجمعة رکعتین الخ موضوع وکذا
اربع رکعات وثمان واثنی عشر قال فی المختصر لا
یصح فی صلوة الاسبوع شئ **النوع الثامن**
صلوات مقیدة بایام من الشهور اولیالی
منها **حدیث** من صلی یوم عاشوراء ما بین
الظهر والعصر اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة بفاتحة
الکتاب مرة وآیة الکرسی عشر مرات وقل هو الله
احد عشر مرة والمعوذتین خمس مرات فاذا
سلم استغفر الله سبعین مرة اعطاه الله فی
الفردوس قبة بیضاء الخ رواه الجوزقانی عن
ابی هریرة مرفوعا وهو موضوع ورواته مجاهیل
حدیث من صلی المغرب اول لیلة من رجب
ثم صلی بعدها عشرین رکعة یقرأ فی کل رکعة
بفاتحة الکتاب وقل هو الله احد مرة ویسلم فیهن
عشر تسلیمات اتدرون ما ثوابه الخ رواه
الجوزقانی عن انس مرفوعا وهو موضوع واکثر
رواته مجاهیل **حدیث** من صام یوما من رجب

ہر ایک مین ایک ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین تین مرتبہ سورت
اخلاص اور معوذتین پڑہے الخ موضوع ہے **حدیث** جو شخص
جمعرات کی رات مین دو رکعت نماز ساتہہ آیۃ الکرسی اور پانچ پانچ
مرتبہ اخلاص اور معوذتین کے پڑہے الخ موضوع ہے **حدیث** جو شخص
جمعرات کے دن مین دو رکعت ساتہہ سو مرتبہ آیۃ الکرسی کے پہلی مین اور
سو مرتبہ اخلاص کے دوسری مین پڑہے الخ موضوع ہے **حدیث**
جو شخص جمعہ کی رات کو بارہ رکعات ساتھ دس مرتبہ اخلاص کے
پڑہے الخ موضوع ہے اور ایسا ہی دس رکعات اور دو رکعات ہین
حدیث جو شخص جمعہ کی دو رکعت پڑہے الخ موضوع ہے اور
ایسا ہی چار رکعات اور آٹہہ اور بارہ کہا مختصر مین دنون کی
نمازون مین کوئی شے صحیح نہین **قسم آٹہوین** اون
نمازون کے بیان مین جو مہینون اور اونکی راتون کے ساتہہ مقید
ہین **حدیث** جو شخص عاشورا کے دن ظہر اور عصر کے درمیان
چار رکعات نماز پڑہے ہر رکعت مین ایک مرتبہ فاتحۃ الکتاب اور
دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد اور پانچ مرتبہ
معوذتین پڑہے اور جب سلام پہیرے ستر مرتبہ اللہ تعالے
سے بخشش مانگے اللہ تعالے اسکو جنت الفردوس مین ایک
قبہ سفید دیتا ہے الخ اسکو جوزقانی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا
ذکر کیا ہے اور موضوع ہے اور راوی اسکے مجہول ہین **حدیث**
جو شخص رجب کی اول رات مین نماز مغرب کی پڑہ کر بعد اوسکے
بیس رکعات نماز پڑہے ہر رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور
قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ پڑہے اور اونمین دس سلام
کرے تم جانتے ہو کیا ہے ثواب اسکا الخ یہ جوزقانی نے انس
سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور موضوع ہے اور بہت راوی
اسکے مجہول ہین **حدیث** جو شخص رجب کے کسی دن مین روزہ رکہے

النوع الثامن

وصلی فیہ اربع رکعات یقرأ فی اول رکعۃ مائۃ
مرۃ اٰیۃ الکرسی وفی الرکعۃ الثانیۃ مائۃ مرۃ قل
ھو اللہ احد لم یمت حتی یرے مقعدہ من الجنۃ
او یُرے لہ ھو موضوع واکثر رواتہ مجاھیل +
حدیث رجب شھر اللہ وشھر شعبان وشھر رمضان
شھر امتی قیل یا رسول اللہ ما معنی قولک
رجب شھر اللہ قال لانہ مخصوص بالمغفرۃ ثم
ذکر حدیثا طویلا رغب فی صومہ ثم قال لا
تغفلوا عن اول لیلۃ فی رجب فانھا لیلۃ تسمیھا
الملئکۃ الرغائب ثم قال وما من احد یصوم
یوم الخمیس اول خمیس من رجب ثم یصلی فیما بین
العشاء والعتمۃ یعنی لیلۃ الجمعۃ اثنی عشرۃ
رکعۃ یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتٰب مرۃ وانا انزلناہ
فی لیلۃ القدر ثلاثا وقل ھو اللہ احد اثنی عشرۃ
مرۃ یفصل بین کل رکعتین بتسلیمۃ فاذا فرغ
من صلوتہ صلی علیّ سبعین مرۃ ثم یقول
اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ ثم یسجد
فیقول فی سجودہ سبوح قدوس رب الملئکۃ
والروح سبعین مرۃ ثم یرفع راسہ فیقول
رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت
الاعز الاعظم سبعین مرۃ ثم یسجد الثانیۃ
فیقول مثل ما قال فی السجدۃ الاولی ثم یسئل
اللہ حاجتہ فانھا تقضی الخ ھو موضوع ورجالہ
مجھولون وھذہ ھی صلوۃ الرغائب المشھورۃ
وقد اتفق الحفاظ علی انھا موضوعۃ والفوائد فیھا

اور اوسی دن مین چار رکعات پڑہے پہلی رکعت مین سو
مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت مین سو مرتبہ قل ہو اللہ
احد پڑہے نہین مرتا جبتک جگہہ اپنی جنت مین نہ دیکہہ لے یا
کوئی اسکے لیے دیکہہ لے یہ موضوع ہے اور اکثر راوی اسکے مجہول
ہین **حدیث** رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہی اور مہینہ شعبان اور
رمضان کا میری امت کا ہی کہا لوگون نے یا رسول اللہ کیا معنے
ہین آپکے اس قول کے کہ رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے فرمایا اسلیے کہ
یہ مخصوص ہے ساتھہ بخشش کے پہر اونے لمبی حدیث بیان کی رغبت دی
اونے اسکو روزہ مین پہر کہا رجب کی پہلی رات سے غافل نہ رہو اسلیے
کہ اس رات کا نام فرشتے رغائب کہتے ہین پہر کہا نہین کوئی شخص
جو رجب کی پہلی جمعرات کو دن روزہ رکہے پہر درمیان عشاء اور
عتمہ یعنے رات جمعہ کے بارہ رکعات پڑہے ہر رکعت مین ایک مرتبہ
فاتحۃ الکتاب اور تین مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور بارہ مرتبہ
قل ہو اللہ احد پڑہے ہر دو رکعت مین سلام سے فصل کرے پہر جب
نماز سے فارغ ہو تو مجہپر ستر مرتبہ درود بہیجے پہر کہے یا اللہ
درود بہیج محمد نبی اُمّی پر اور اوسکی آل پر پہر سجدہ کرے اور سجود
مین ستر مرتبہ یہ کہے پاک ہی بہت پاک ہی رب فرشتون اور
جبرائیل کا پہر اپنا سر اوٹہا کر ستر مرتبہ کہے اے میرے رب بخشش
کر اور رحم کر اور جو تو جانتا ہے اوس سے تجاوز کر تحقیق
تو عزت والا اور بزرگ ہی پہر دوسرا سجدہ کرے اور
کہے جو پہلے سجدے مین کہا ہے پہر اللہ تعالے سے حاجت
طلب کرے اوس کی وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے
الخ موضوع ہے اور راوی اس کے مجہول ہین یہ نماز
رغائب مشہورہ ہی اور تحقیق حفاظ متفق ہوئے ہین کہ یہہ
موضوع ہے اور اس مین انہون نے بہت کتابین تالیف کی ہین

مؤلفات وغلطوا الخطیب فی کلامه فیها واول
من رد علیه من المعاصرین له ابن عبد السلام
ولیس کون هذه الصلوة موضوعة مما یخفی علی
مثل الخطیب فالله اعلم ما حمله علی ذلك وانما اطال
الحفاظ المقال فی هذه الصلوة المکذوبة بسبب کلام
الخطیب وهی اقل من ان نشتغل بها ونتکلم علیها
فوضعها لا یمتری فیه من له ادنی المام بعلوم
الحدیث قال الفیروزابادی فی المختصر انها موضوعة
بالاتفاق وکذا قال المقدسی ومما اوجب طول
الکلام علیها وقوعها فی کتاب رزین بن معویة
العبدی ولقد ادخل فی کتابه الذی جمع بین دواوین
الاسلام بلایا وموضوعات لا تعرف ولا یدری من
این جاء بها وذلك خیانة للمسلمین وقد اخطأ
ابن الاثیر خطأ بینا بذکر ما زاده رزین فی جامع
الاصول ولم ینبه علی عدم صحة فی نفسه لانا
کقوله بعد ذکر هذه الصلوة ما لفظه هذا
الحدیث مما وجدته فی کتاب رزین ولم اجده فی واحد
من الکتب الستة والحدیث مطعون فیه **حدیث**
من صلی لیلة النصف من رجب اربع عشرة رکعة یقرأ فی
کل رکعة الحمد مرة وقل هو الله احد عشرین مرة
وقل اعوذ برب الفلق ثلاث مرات فاذا فرغ
من صلاته صلی علی عشر مرات ثم یسبح الله
ویحمده ویکبره ویهلله ثلثین مرة بعث الله الیه الف
ملك الخ رواه الجوزقانی عن انس مرفوعا وهو
موضوع ورواته مجاهیل **حدیث** یا علی

اور خطیب کو اسکی کلام مین غلطی کیطرف نسبت کیا ہے اور
اول سب سے جسنے اسپر رد کیا ہے اسکے زمانہ سے عبد السلام ہے
اور ایسی نماز کا موضوع ہونا ایسا نہین کہ خطیب جیسو پر
پوشیدہ رہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس چیز نے اسکو اسپر
برانگیختہ کیا ہے اور حافظون نے اس نماز جہوٹی کے حق مین اسلیئے
کلام لمبی کی ہے کہ خطیب نے اسکو ذکر کیا ہے۔ اور یہ نماز کمتر
ہے اسسے کہ ہم اوسکی طرف مشغول ہون اور اسپر کلام کرین
اسلیئے کہ اس حدیث کی موضوع ہونے مین جسکو تہوڑی سی
فن حدیث سے دسترس ہو شک نہین۔ کہا فیروزآبادی نے
مختصر مین یہ بالاتفاق موضوع ہی اور ایسا ہی مقدسی نے کہا ہی اور
موجب طوالت کلام کا اسپر یہ ہے کہ یہ حدیث کتاب رزین بن معویہ عبدی
مین واقع ہوئی ہے۔ اور داخل کیا اوسنے اپنی کتاب مین جو جمع کی
اوسنے درمیان دواوین الاسلام کی بلایا اور موضوعات نہین معلوم
کہ کہان سے انکو وہ لایا ہی اور یہ خیانت مسلمانونکی ہے اور ابن الاثیر نے
ظاہر خطا کیا ہی ساتہہ ذکر کرنے اسچیز کے کہ زیادہ کیا اسکو رزین نے جامع اصول
مین اور اسکی عدم صحت پر اسنے تنبیہ نہین کی مگر مانند اس قول اسکو بعد ذکر کرنے
اس نماز کے لفظ اسکے یہ ہین اس حدیث کو مینے کتاب رزین مین پایا ہے
اور کسی کتاب من صحاح ستہ سے نہین پایا اور حدیث مین طعن کیا گیا ہے
حدیث جو شخص رجب کے نصف مین رات کو چودہ رکعات نماز
پڑہے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور بیس مرتبہ قل ہو اللہ احد اور تین
مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑہے
پہر جب نماز سے فارغ ہو مجہپر دس مرتبہ درود بہیجے پہر اللہ تعالی کی پاکی اور
حمد اور عظمت کرے اور تیس مرتبہ تہلیل کہے اللہ تعالی اوسکی طرف
ہزار فرشتہ بہیجتا ہے یہ جوزقانی نے انس سے مرفوع روایت کی
ہے اور موضوع ہے اور راوی اسکے مجہول ہین **حدیث** اے علی

من صلى مائة ركعة في ليلة النصف من شعبان
يقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب وقل هو الله احد
عشر مرات الا قضى الله له كل حاجة الخ هو موضوع
وفي الفاظه المصرحة بما يناله فاعلها من
الثواب ما لا يمتري انسان له تمييز في وضعه و
رجاله مجهولون وقد روي من طريق ثانية وثالثة
كلها موضوعة ورواتها مجاهيل وقال في المختصر
حديث صلوة نصف شعبان باطل ولابن حبان
من حديث علي اذا كان ليلة النصف من شعبان
فقوموا ليلها وصوموا نهارها ضعيف وقال
في اللآلي مائة ركعة في نصف شعبان بالاخلاص
عشر مرات مع طول فضله للديلمي وغيره موضوع
وجمهور رواته في الطرق الثلاث مجاهيل و
ضعفاء قال واثني عشر ركعة بالاخلاص ثلاثين
موضوع واربع عشرة ركعة موضوع وقد اغتر بهذا
الحديث المكذوب جماعة من الفقهاء كصاحب الاحياء
وغيره وكذا من المفسرين وقد رويت صلوة هذه
الليلة اعني ليلة النصف من شعبان على انحاء
مختلفة كلها باطلة موضوعة ولا ينافي هذا
رواية الترمذي من حديث عائشة رضي الله تعالى
عنها لذهابه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الى البقيع
ونزول الرب ليلة النصف الى سماء الدنيا وانه
يغفر لاكثر من عدد شعر غنم بني كلب فان الكلام انما
هو في هذه الصلوة الموضوعة في هذه الليلة
على ان حديث عائشة رض هذا فيه ضعف و

جو کوئی رات کو نصف شعبان مین سو رکعات نماز پڑھے ہر رکعت
مین فاتحة الکتاب اور دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اللہ تعالے
اوسکی سب حاجتین پوری کرتا ہے الخ یہ موضوع ہے اور اسکے
الفاظ مذکورہ کو جنمین کرنیوالے کیلئے ثواب ملنے کا ذکر ہوا ہے
کوئی انسان جسکو کچھہ تمیز ہو (دیکھکر) اسکے موضوع ہونے
مین شک نہین کرتا۔ اور راوی اسکے مجہول ہین اور یہ حدیث
دوسرے تیسرے طریق سے مروی ہے سب کے سب موضوع ہین اور
راوی انکے مجہول ہین اور کہا مختصر مین حدیث نصف شعبان کی
نماز باطل ہے اور ابن حبان مین علی سے ہے جب رات نصف شعبان
کی ہو تو اوسکی رات مین کھڑے ہوجیو اوسکو دن مین روزہ رکھو
ضعیف ہے اور کہا لآلی مین سو رکعت نصف شعبان مین ساتھہ دس
مرتبہ اخلاص کے بمعہ اسکی طوالت فضیلت کے دیلمی وغیرہ مین موضوع
ہے اور تینون طریقون مین سب راوی مجہول اور ضعیف ہین
کہا بارہ رکعات ساتھہ تیس ۳۰ مرتبہ سورت اخلاص کے موضوع ہے
اور چودہ رکعات موضوع ہے اور اس حدیث جھوٹی پر ایک جماعت
فقیہون کی فریفتہ ہوئی ہے مثل صاحب احیاء وغیرہ کی اور
ایسا ہی (ایک جماعت) مفسرین سے اور اس رات کی نماز یعنے
رات نصف شعبان کی اقسام مختلفہ سے مروی ہے سب کے باطل
اور موضوع ہین۔ اور یہ حدیث ترمذی کی روایت کی جو عائشہ
سے مروی ہے منافی نہین ہے بسبب جانے آنحضرت کے بقیع کی
طرف اور نازل ہونے پروردگار کی آدھی رات مین آسمان دنیا
کیطرف اور وہ بخشتا ہے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگون کو
اس لئے کہ کلام اس رات کی نماز موضوع مین ہے
علاوہ یہ ہے کہ اس حدیث عائشہ مین ضعف
اور

انقطاع كما ان حديث علي الذي تقدم ذكره في قيام
ليلها لاينافي كون هذه الصلوة موضوعة
على ما فيه من الضعف حيثما ذكرناه **حديث**
والذي بعثني بالحق نبيا ان جبرئيل اخبرني
عن اسرافيل عن ربه عز وجل ان من صلى ليلة
الفطر مائة ركعة يقرأ في كل ركعة الحمد مرة وقل
هو الله احد عشر مرات ويقول في ركوعه و
سجوده عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله
الا الله والله اكبر فاذا فرغ من صلوته استغفر
مائة مرة ثم يسجد ثم يقول يا حي يا قيوم يا ذا
الجلال والاكرام يا رحمن الدنيا والاخرة ورحيمهما
يا ارحم الراحمين يا اله الاولين والاخرين اغفر لي
ذنوبي وتقبل صومي وصلوتي والذي بعثني
بالحق لا يرفع راسه من السجود حتى يغفر الله
له ويتقبل عنه شهر رمضان الخ وهو موضوع و
رواته مجاهيل **حديث** من صلى يوم الفطر
بعد ما يصلي عيده اربع ركعات فيقرأ في اول
ركعة بفاتحة الكتب وسبح اسم ربك الاعلى وفي
الثانية والشمس وضحها وفي الثالثة والضحى وفي الرابعة
قل هو الله احد فكانما قرأ كل كتاب نزله الله
على انبيائه الخ هو موضوع وفيه مجاهيل
حديث من السنة اثنا عشر ركعة بعد عيد
الفطر وست ركعات بعد عيد الاضحى
قال في المختصر لا اصل له **حديث** من احيا ليلة
القدر لم يمت قلبه رواه ابن ماجة قال في

انقطاع ہے جیسا کہ حدیث علی کی جسکا ذکر قیام رات میں
پیچھے گذر چکا ہے اس نماز موضوع کے منافی نہین باوجودیکہ اس
مین بھی ضعف ہے - جیسا کو اسجگہہ اسکا ذکر کیا ہے **حدیث**
قسم ہے اوس ذات کی جسنے مجھے حق کے ساتھہ نبی کر کے
بھیجا ہے کہ جبرائیل نے مجھے اسرافیل سے اوسنے پروردگار سے خبر دی
ہے کہ جو شخص رات عید فطر کو سو رکعات پڑھے اور ہر رکعت
مین ایک مرتبہ الحمد اور دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور رکوع اور
سجود مین دس مرتبہ یہ (دعا) پڑھے پاک ہے اللہ اور سب حمد اللہ کے واسطے
ہے اور نہین کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے - پھر جب
نماز سے فارغ ہو بخشش مانگے سو مرتبہ پھر سجدہ کرے اور کہے اے زندے
اے قائم اے صاحب جلالت اور بزرگی کے اے بخشش کرنیوالے دنیا اور
آخرت کے اور مہربان ان دونوکے اے ارحم الراحمین اے معبود پہلے اور
پچھلون کے میرے گناہ بخش اور میرا روزہ اور نماز قبول کر قسم ہے
اوس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھہ بھیجا
ہے سجدہ سے سر اوٹھانے سے پہلے اللہ تعالی اوسکے گناہ بخشدیگا اور مہینہ
رمضان کا اوس سے قبول کریگا الخ موضوع ہے اور راوی اسکے مجہول ہین
حدیث جو شخص بعد نماز عید فطر کے چار رکعات پڑھے پہلی رکعت
مین فاتحۃ الکتاب اور سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری
مین والشمس وضحہا اور تیسری مین والضحی اور چوتھی مین قل
ہو اللہ احد پڑھے گویا اوسنے سب کتابون کو جو نبیون پر نازل
ہوئی ہین پڑھ لیا الخ موضوع ہے اور اسمین مجہول ہین
حدیث سنت سے بارہ رکعات بعد نماز عید فطر کے اور
چھہ رکعات بعد عید اضحی کے کہا مختصر مین اسکا کچھہ اصل
نہین **حدیث** جو شخص لیلۃ القدر مین جاگتا رہا
اسکا دل نہین مرتا اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہا

المختصر فیہ ضعف **حدیث** من صلی یوم
عرفۃ بین الظہر و العصر اربع رکعات یقرأ فی کل
رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ و قل ھو اللہ احد خمسین
مرۃ کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ الخ ھو موضوع
وفیہ مجاھیل و ضعفاء **حدیث** من صلی یوم
عرفۃ رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب ثلاث
مرات ثم یقرأ بقل یا ایھا الکفرون ثلاث مرات
و قل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ الخ ھو موضوع
حدیث من صلی لیلۃ النحر رکعتین یقرأ فی کل
رکعۃ بفاتحۃ الکتاب خمس عشر مرۃ و قل ھو اللہ
احد خمس عشر مرۃ و قل اعوذ برب الفلق خمس
عشر مرۃ و قل اعوذ برب الناس خمس عشر مرۃ
فان سلم قرأ اٰیۃ الکرسی ثلاث مرات و استغفر
اللہ خمس عشر مرۃ جعل اللہ اسمہ فی اصحاب الجنۃ
الخ فی اسنادہ احمد بن محمد بن غالب ھو غلام
خلیل وضاع **حدیث** ما من عبد یصلی لیلۃ
العید ست رکعات الا شفع فی اھل بیتہ کلھم
قد وجبت لھم النار قال فی الذیل فیہ کذاب
حدیث من صلی فی اخر جمعۃ من رمضان
الخمس الصلوات المفروضۃ فی الیوم و اللیلۃ
قضت عنہ ما اخل بہ من صلوۃ سنۃ ھذا
موضوع و لا شک فیہ و لم اجدہ فی
شئ من الکتب التی جمع مصنفوھا فیہا الاحادیث
الموضوعۃ و لکنہ اشتھر عند جماعۃ من المتفقۃ
بمدینۃ صنعا فی عصرنا ھذا و صار کثیر منہم

مختصر مین اسمین ضعف ہے **حدیث** جو شخص عرفہ کے دن درمیان
ظہر اور عصر کے چار رکعات پڑھے ہر رکعت مین ایک مرتبہ فاتحۃ
الکتاب اور پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے اللہ تعالے اوسکے
لئے دس ہزار نیکی لکھتا ہے الخ موضوع ہے اسمین مجہول اور ضعیف
ہین **حدیث** جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت نماز پڑہے
ہر رکعت مین تین مرتبہ فاتحۃ الکتاب پڑہے پہر تین مرتبہ قل یا ایہا
الکفرون اور سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے الخ یہ موضوع
ہے **حدیث** جو شخص قربانی کی رات مین دو رکعت پڑہے
ہر رکعت مین پندرہ مرتبہ فاتحۃ الکتاب اور پندرہ مرتبہ
قل ہو اللہ احد اور پندرہ مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور پندرہ
مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑہے پہر سلام پھیر کر تین مرتبہ
آیۃ الکرسی پڑہے اور پندرہ مرتبہ اللہ تعالے سے بخشش
مانگے اللہ تعالے اوسکا نام جنت والون مین کرتا ہے الخ
اس کے اسناد مین احمد بن محمد بن غالب ہے
یہ غلام خلیل کا وضاع ہے **حدیث** جو شخص عید
کی رات مین چھ رکعات پڑہے تمام اہل بیت
کے لئے جنکے لئے آگ واجب ہو چکی ہے شفاعت
کریگا - کہا ذیل مین اسمین کذاب ہے **حدیث**
جو شخص رمضان کے آخر جمعہ مین پانچ نمازین فرضی رات
اور دن مین پڑہے تو اوس سے جو برس کی نماز قضا ہوئی
ہوا ادا ہوتی ہے یہ موضوع ہے اس مین کچھ شک نہین
اور مینے اس کو کسی کتاب مین جنمین حدیثین موضوع
جمع کی گئی ہین نہین پایا لیکن یہ حدیث ہمارے
زمانہ مین شہر صنعا کے فقیہون کی جماعت مین
مشہور ہے اور بہت لوگ ان سے ✢ ✢ ✢ ✢

يفعلون ذلك ولا ادرى من صنعه لهم فقبحه الله
الكذابين

النوع التاسع صلوة التوبة

حديث يا رسول الله كيف ينبغى للمذنب
ان يتوب من الذنوب قال يغتسل ليلة الاثنين
بعد الوتر ويصلى اثنى عشر ركعة يقرأ فى كل ركعة
بفاتحة الكتاب وقل يا ايها الكفرون مرة وعشر
مرات قل هو الله احد ثم يقوم ويصلى اربع ركعات
ويسلم ويسجد ويقرأ فى سجوده اية الكرسى مرة
ثم يرفع راسه ويستغفر مائة مرة ويقول مائة
مرة لا حول ولا قوة الا بالله ويصبح من الغد صائما
ويصلى عند افطاره ركعتين بفاتحة الكتاب و
خمسين مرة قل هو الله احد ويقول يا مقلب
القلوب تقبل توبتى كما تقبلت من نبيك داود
واعصمنى كما عصمت يحيى بن زكريا واصلحنى
كما اصلحت اولياءك الصلحين اللهم انى نادم
على ما فعلت واعصمنى حتى لا اعصيك ثم
يقوم نادما فان راس مال التائب الندامة
فمن فعل ذلك تقبل الله توبته الخ موضوع وفى
اسناده مجاهيل **حديث** يا رسول الله
انى عصيت ربى واضعت صلوتى فما حيلتى
قال حيلتك بعد ما تبت وندمت على ما صنعت
ان تصلى ليلة الجمعة ثمان ركعات تقرأ فى
كل ركعة فاتحة الكتاب مرة وخمسا وعشرين
مرة قل هو الله احد فاذا فرغت من صلوتك
فقل بعد التسليم الف مرة صلى الله على محمد

یہ کام کرتے ہین اور مین نہین جانتا کسنے اسکو بنایا ہے
اللہ ان کا ذبون کو خوار کرے **قسم ناوین نماز توبہ کے بیانمین**
حدیث یا رسول اللہ گنہگارون کو گناہون سے توبہ کرنی
کسطرح لائق ہے فرمایا دوشنبہ کی رات مین بعد وترون کے
غسل کرے اور بارہ رکعات نماز پڑہے ہر رکعت مین فاتحۃ
الکتاب اور قل یا ایہا الکفرون ایک مرتبہ اور دس مرتبہ قل ہو اللہ
احد پڑہے پہر کہڑا ہو کر چار رکعات نماز پڑہے اور سلام پہیر کر
سجدہ کرے اور سجدہ مین آیۃ الکرسی ایک مرتبہ پڑہے پہر سر
اٹہا کر سو مرتبہ استغفار پڑہے اور سو مرتبہ یہ کہے نہین پہرنا
اور نہین قوت مگر ساتھ اللہ تعالے کے اور صبح کو روزہ رکہے
اور افطار کے وقت دو رکعت نماز فاتحۃ الکتاب اور پچاس
مرتبہ قل ہو اللہ احد سے پڑہے اور کہے ای پہیرنیوالے دلون کے
میری توبہ قبول کر جیسا تونے نبی اپنے داؤد علیہ السلام سے
توبہ قبول کی ہے۔ اور نگاہ رکہہ مجہے جیسا تونے یحیی بن زکریا کو
نگاہ رکہا ہے اور میری اصلاح کر جیسا تونے نیکبختون اپنے اولیاؤن کی
اصلاح کی ہے یا اللہ مین نادم ہون اپنے جرم سے جو مینے کیا ہے اور مجہے نگاہ رکہہ
تاکہ مین تیری بیفرمانی نکرون پہر شرمندگی کی حالت مین کہڑا
ہو اسلیئے کہ آخر تائب کا ندامت ہے جو اس کام سے اللہ تعالی اوسکی توبہ
قبول کرتا ہے الخ موضوع ہے اور اسکی سند مین مجہول ہین **حدیث**
یا رسول اللہ مینے اپنے رب کی بیفرمانی کی ہے اور مینے نماز ضائع کر دی
ہے پہر کیا حیلہ ہے فرمایا حیلہ تیرا توبہ کرنے اور اپنے کیئے پر شرمندہ
ہونیکے بعد یہ ہے کہ جمعہ کی رات مین آٹہہ رکعات نماز پڑہے ہر رکعت
مین ایک مرتبہ فاتحۃ الکتاب اور پچیس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے
پہر جب تو نماز سے فارغ ہو تو بعد سلام کے ہزار مرتبہ کہہ رحمت
اللہ کی اوپر محمد ﷺ کے